رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۶

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم ... کلام اللہ و مصطفےٰ داشتن

مدیر مسئول — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔ ۸ؔ

عام خریداران سے ۔۔ ۵ؔ

〃 ششماہی ۔۔ ۲؍۴

ممالک غیر سے سالانہ ۔۔ ۱۲ شلنگ

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۔ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۵ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

در مدح اخبار و اہل اخبار

(از قلم مولوی وی۔ کے عبداللطیف صاحب لطیف بنگلور)

ناظم بخیال خود ذمہ وار

عاملان دین خالص ہی عباد اللہ ہیں — اہل تقویٰ کے ائمہ ہیں چراغ راہ ہیں

اسوۂ نبویؐ کی دعوت رات دن انکا عمل — سیدی حبی از انجملہ ثناء اللہ ہیں

شیر میدان نظارہ سید اہل حدیث — دافنِ دجال پنجابی حلیم اواہ ہیں

اہل شرک و بدعت و تقلید جن کے سامنے — عمی و صمٌ و بکمٌ گویا نیجاں اشباہ ہیں

قادیاں کے فاتح اور پنجاب کے شیر جو ہیں — زندہ عینی دم ملک سیرت خدا آگاہ ہیں

رادِ اہل صلیب و آریہ اہل بہاء — ہر فنی علامہ خوشخو خضر صورت شاہ ہیں

جاری فرماتے ہیں ہر آدینہ آپ اہل حدیث — یعنی اخبار گہر بار اپنا شمع راہ ہیں

ہیں غنی دل کے سراحد ہیں اولی الالباب کے — مفتقر اللہ کے اور از خلق بے پرواہ ہیں

بے بہا اخبار ہے اہل حدیث الحق لطیف — مشتری اسکے بجاں ہوں جو فقیر اور شاہ ہیں

فہرست مضامین

در مدح اخبار و اہل اخبار ۔ ۔ ص۱

انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ص۲

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ ۔ ص۳

مسلمانان بارہ مولا کشمیر میں مصالحت ۔ ص۴

شیطان مرچکا تھا۔ (قادیانی مشن) ص۶

کیا مسیح موعود و حضرت مہدی آچکے؟ ص۶

الصبر والجہاد ۔ ۔ ۔ ص۸

ویدوں کے مصنف ۔ ۔ ۔ ص۹

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ۔ ص۱۱

فتاوے ۔ ۔ ۔ ص۱۳

متفرقات ص۱۴ ۔ ملکی مطلع ۔ ص۱۵

اشتہارات ۔ ۔ ۔ ص۱۶ ۔ ۲۰

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور

67534

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں گرمی بہت شدت کی پڑتی رہی ہے۔ اور لو بھی بہت گرم چلتی رہی۔ بارش کی بھی بہت ضرورت ہے۔ ناظرین دعا کریں۔

—— امرتسر شہر میں پانی کی قلت کو محسوس کرتے ہوئے بلدیہ نے پچاس ہزار روپیہ منظور کیا تاکہ چار نئے ٹیوب ویل لگائے جائیں۔

—— ہال بازار امرتسر میں چند مکانات کی بالائی منزلوں میں زلزلہ جیسے جھٹکے کئی دنوں سے محسوس ہو رہے ہیں۔ بلدیہ کے انجینئر نے گورنمنٹ پنجاب کو درخواست بھیجی ہے کہ کسی ماہر کو اس کی تحقیقات کے لئے مقرر کرے۔

—— ضلع امرتسر میں پولیس کے لئے آٹھ سپاہیوں کی ضرورت تھی جس کے لئے ایک ہزار امیدوار سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر کے روبرو پیش ہوئے۔

—— گیانی ارجن سنگھ امرتسری ۱۹ یوم کے بعد کوئٹہ میں ملبہ کے نیچے سے زندہ نکالے گئے۔

—— کوئٹہ میں کھدائی کا کام شروع ہے۔ نیز گورنمنٹ کی طرف سے مالکان جائداد کو اجازت لیکر وہاں جانے کی اجازت ہے۔

—— مولوی ریحان حسین برادر مولوی سعادت حسین مرحوم سابق خطیب شاہی مسجد لاہور چند روز بیمار رہ کر رام پور میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

—— محمد یوسف مرزائی پشاوری پر قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں مسمی عبدالعزیز کو سات سال قید اور ایکٹ اسلحہ کے خلاف ۲ سال قید بامشقت کی سزا ہوئی ہے۔

—— پشاور میونسپل کمیٹی نے آتشزدگی سے تباہ شدہ لوگوں کی امداد کے لئے دو لاکھ روپیہ بطور قرض دینا منظور کیا ہے۔

—— لاہور لنڈا بازار میں شہید گنج کے قریب ایک مسجد ہے۔ جس پر سکھوں کا قبضہ ہے۔ مگر سکھ لوگ اسے شہید کر دینا چاہتے ہیں۔ مقامی مسلم حضرات اس فعل کو ناقابل برداشت سمجھتے ہیں اس سلسلہ میں سکھ و مسلم فساد کا بھی اندیشہ تھا مگر حکام مجاز کی بروقت مداخلت سے وہ خدشہ تو دور ہو گیا ہے البتہ مسجد کے متعلق تا فیصلہ ثانی سکھوں کو مسجد کو شہید کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے مہاراجہ الور اپنی گدی پر قبضہ کرنے کے لئے پندرہ لاکھ روپیہ خرچ کر چکے ہیں

—— لکھنؤ میونسپل کمیٹی نے شہر کی صفائی کے لئے بارہ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔

—— جبلپور میں بجلی گرنے سے تین مزدور مر گئے۔

ایک نظر ادھر بھی!

(۱) ۲۸۔ جون کا صفحہ ۱۱ پر حساب دوستان ضرور ملاحظہ فرمائیں اور تحریر شدہ ہدایات پر جلد از جلد عملدرآمد کریں

(۲) اخبار ہذا کا صفحہ ۱۱ بھی ضرور ملاحظہ کریں ان میں ان خریداروں کے نمبر درج ہیں جن کو ۲۸۔ جون کا پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے۔

(۳) جن کی مہلت اس ماہ میں ختم ہے وہ قیمت اخبار ۱۵۔ جولائی تک ارسال کر دیں ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

(نیازمند منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ۲۹۔ جون کی اطلاع ہے کہ ہفتہ مختتمہ کو بمبئی سے ۸ لاکھ ۹۸ ہزار ۲۶۸ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے اور جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے ۲ ارب ۳۰ کروڑ ۷۴ لاکھ ۵۶ ہزار ۲۷ روپے کا سونا ہندوستان سے غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔

—— ہانگ کانگ میں بم پھٹنے سے دس مزدور ہلاک ہو گئے ایک مزدور پچاس منٹ تک ہوا میں اڑتا رہا اور آخر کار سمندر میں جا گرا اور بچ گیا۔

—— حکومت امریکہ ایک قانون پاس کرنے والی ہے جس سے سٹہ وغیرہ ممنوع قرار دیا جائیگا۔

کیفیت مقدمہ مسجد گیا مقدمہ مذکور میں نوٹس اطلاعی بنام مدعا علیہم جاری ہو چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ مسلم وکلاء اس مقدمہ میں ہماری کوئی راہ نمائی نہیں کر سکتے۔ اس لئے ایک ہندو وکیل کی خدمات حاصل کی ہیں مگر اس کی ستاون ۵۷ روپیہ یومیہ فیس ہے اور ایک جونیئر کا بھی رہنا ان کے ساتھ ضروری ہے علاوہ اسکے خرچ متفرقات ہے۔ الغرض تخمیناً سو روپیہ یومیہ کا مقدمہ کھلنے پر خرچ ہے۔ اور نہ معلوم کتنے روز تک چلیگا۔ لہٰذا اصحاب کرم سے ہم لوگ امید کرتے ہیں کہ بہت جلد توجہ کریں اور کافی رقم سے امداد کریں کیونکہ یہ ایک جماعتی کام ہے۔

(محمد فرخ حسین سکرٹری انجمن اہل حدیث گیا۔ محلہ گھسیار ٹولہ۔ ۱۹۔ جون ۱۹۳۵ء)

مضامین آمدہ مفتی محمد جمیل صاحب۔ محمد سلیمان صاحب۔ محمد ابراہیم صاحب۔

اصحاب کرم سے گذارش ہے کہ وہ صدقات جاریہ کرتے وقت غریب فنڈ کو ضرور یاد رکھا کریں کیونکہ اس فنڈ سے بیسیوں نادار مگر توحید و سنت کے شائقین اہلحدیث کا مطالعہ کر کے اپنے اپنے حلقہ اثر میں توحید و سنت کی ضرور تبلیغ کرتے ہیں عرصہ سے اس فنڈ کی مالی حالت بہت خراب ہے اور سائلین کی تعداد روز افزوں ترقی پذیر ہوتی ہے اس لئے اس کی امداد بہت ضروری ہے۔

غریب فنڈ میں از فتوے فنڈ ۲ر سابقہ ۴ر کل ۶ر روپے

دفتر اہلحدیث کا نیا تحفہ "حیات مسنونہ" ہے جس میں حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ معمول کا مختصر خاکہ اوراد و اذکار مع ترجمہ درج ہیں جو بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں، عورتوں، مردوں کو ضرور مطالعہ کرنے چاہئیں۔ قیمت صرف ۲ر

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

—— جزیرہ فارموسا میں جون کے شروع میں زبردست بھونچال آنے سے دو گاؤں بالکل تباہ ہو گئے۔ متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔

تفسیر القرآن۔ جامع ... کا عالمانہ ترجمہ (۴۹۰) ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ قیمت حصہ اول ... دوم ... (منیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۴)

گذشتہ نمبروں میں اس سلسلہ کی ابتدا اور وجہ بتائی گئی ہے کہ اخبار "الفقیہ" میں چند حدیثوں کا ذکر کرکے اعتراض کیا گیا ہے کہ اہل حدیث ان حدیثوں کے مخالف ہیں۔ ہم بہت خوش ہوتے ہیں جب ہمیں کوئی کہے کہ تمہاری فلاں بات خلاف حدیث ہے۔ کیونکہ اس الزام سے بھی حدیث کی قدر ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں ہم سوچا کرتے ہیں کہ ہمارا خیال یا عقیدہ کیا ہے اور حدیث کا مضمون کیا ہے۔ چونکہ ہمارا مذہب دراصل قرآن و حدیث ہے۔ اس لئے حدیث کے خلاف اپنا ذاتی خیال ترک کر دینا ہمیں کسی طرح ناگوار نہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے حنفی بھائیوں کا مذہب ہے "اقوال امام"۔ اس لئے کوئی حدیث ان کے خلاف پیش ہو تو وہ کوشش کرتے ہیں کہ حدیث کی تاویل کرکے امام کی بات کو بحال رکھا جائے۔ اس کی ایک مثال ہم پیش کرتے ہیں۔

حنفی مذہب ہے کہ قاضی کا حکم ظاہر و باطن میں جاری ہوتا ہے چاہے وہ غلط ہی ہو۔ اس لئے اگر کوئی شخص کسی غیر منکوحہ عورت پر نکاح کا جھوٹا دعوے کر دے اور جھوٹے گواہ پیش کرکے نکاح کی ڈگری لے جائے تو وہ عورت اس کی ہوگئی۔ جھوٹ بولنے یا بلوانے کا گناہ اس کو ہوگا۔ لیکن اس عورت سے ملاپ کرنا جائز ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ

تم میں سے بعض اپنے بیان دعوی میں بڑے مشاق ہوتے ہیں اگر میں (رسول اللہ) کسی کے غلط بیان اور غلط شہادت پر فیصلہ اس کے حق میں دیدوں تو یہ نہ سمجھے کہ مجھے رسول اللہ نے یہ چیز دلوائی ہے۔ انما اقطعہ قطعۃً من النار (میں اس کو آگ کا ٹکڑا دیتا ہوں)

اس حدیث کو امام بخاری نے حنفی مسئلہ کی تردید میں نقل کیا ہے (کتاب الحیل)

اس کے جواب میں حنفیہ کرام نے جو طریق اختیار کیا ہے وہ اہل فقہ اور العدل وغیرہ جرائد حنفیہ بتا سکتے ہیں ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اس کا مضمون صاف لفظوں میں تسلیم حدیث نہیں ہے بلکہ تاویل یا تحریف حدیث ہے مگر ہم اہل حدیث کا مطمح نظر کسی امام کا قول نہیں ہے بلکہ اصل امام اعظم (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ہماری نظر ہے۔ اس لئے ہم کسی حدیث کو کیوں چھوڑیں۔ اگر چھوڑ دیں تو اور کیا لیں۔ ہاں ہم حدیث پیش کردہ کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں دیکھ کر بحکم كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ہم سب کو تسلیم کرینگے۔ مثلاً معترض نے لکھا ہے:-

حدیث ششم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ لو لا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک۔ (بخاری صفحہ ۱۰۰۵)

(ترجمہ) یعنی حضور فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ امت کو مشکل ہوگی تو ہر نماز کے وقت میں مسواک کا حکم کرتا یا مسواک واجب کرتا۔

حدیث ہفتم لولا ان اشق علی امتی او علی الناس وقال سنین ایضاً علی امتی لامرتہم بالصلوٰۃ ھذہ الساعۃ۔ (بخاری صفحہ ۱۰۷۵)

(ترجمہ) یعنی حضور فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی امت پر شاق نہ سمجھتا تو عشاء کو موخر پڑھنے کا حکم دیتا وہابی ان حدیثوں کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ یہاں اختیار شریعت میں ظاہر ہے۔ آپ حکم کرتے تو ہر نماز میں مسواک واجب ہوتی۔ نصف رات میں عشاء واجب ہوتی۔ مگر نہیں کیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ آپ کو شریعت میں اختیار تھا۔ جس کو وہابی نہیں مانتے۔"

(الفقیہ ۲۱۔ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

اہلحدیث آپ نے بالکل سچ کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت وصف رسالت شارع جانتے ہیں نہ بحیثیت ذات۔ منطقی اصطلاح میں یوں سمجھو کہ ہم مشروطہ عامہ کے قائل ہیں۔ دلیل ہماری قرآن اور حدیث ہے۔ آپ نے قرآن مجید میں پڑھا ہوگا۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ط۔

(کیا اللہ کے سوا ان کے کوئی اور شریک ہیں جنہوں نے دین میں وہ امور جاری کر دئیے ہیں اللہ نے جن کا اذن نہیں دیا۔)

یہ آیت شارع حقیقی خدا کو بتاتی ہے۔ کبھی آپ نے قرآن مجید کے دوسرے پارے کا شروع بھی پڑھا ہوگا۔ جس میں ارشاد ہے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ

رحمۃ للعالمین ... منصورپوری (۱۹۱) جلد اول ۵ ... ۱۹ ... (نمبر اہلحدیث)

تیرا آسمان کی طرف (بانتظار حکم) منہ پھیرنا ہم دیکھ رہے ہیں۔

یہ آیت بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف نماز پڑھوں مگر حکم نہیں آیا تھا۔ آخر آیہ شریف

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

میں حکم نازل ہوا تو آپ نے اسی طرف منہ کر لیا۔ اس لئے اہل حدیث شارع حقیقی صرف خدا کی ذات کو جانتے ہیں۔ ہاں خدا کی تعلیم اور اطلاع کے دو راستے ہیں ایک قرآن، دوسرا حدیث۔ اس لئے مجازی طور پر رسول اللہ کو بھی شارع کہنا جائز ہے۔ پس آپ کا اعتراض بے جا ہے اور ہمارا مذہب صحیح ہے۔

اس حدیث اول کے معنی ہیں کہ میرا حکم اور میرا فعل چونکہ بحکم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

واجب الاتباع ہے اس لئے میں اگر مسواک کی بابت کہتا یا نماز دیر کر کے پڑھتا۔ آیت مرقومہ کے ماتحت یہ کام واجب العمل ہوتے۔ اس پر کیا اعتراض ہے؟ آگے چلو!

حدیث ہشتم آپ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آیا اور کہا من مات من امتك لا یشرك بالله شیئاً دخل الجنة قلت وان زنی وان سرق قال وان زنیٰ وان سرق (بخاری صفحہ ۹۵۳)

(ترجمہ) یعنی حضور فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبریل آیا اور کہا۔ جو میری امت سے مر گیا۔ اس نے اگر شرک نہیں کیا تو جنتی ہے۔ میں نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ آپ نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے جنت میں جائے گا۔

وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں ایمان صالح[1] جزو ایمان ہے۔ اس واسطے بے نماز کا جنازہ منع کرتے ہیں۔ اس حدیث میں اعمال کا نشان نہیں۔ صرف شرک سے بچنا ہی سبب دخول جنت ہے۔ (الفقیہ حوالہ مذکور)

اہلحدیث معلوم نہیں ہمارے معترضوں کو جلدی کیا پڑی ہوتی ہے کہ اہل حدیث کا مذہب سمجھنے کے لئے پانچ منٹ بھی صرف نہیں کرتے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اہل حدیث کا مذہب ذرہ بھی مشکل نہیں۔ کیونکہ اس میں کوئی ایچ پیچ نہیں۔ صرف اتنا ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

اس لئے اہل حدیث اپنا ہر عقیدہ قرآن و حدیث پر مبنی رکھتے ہیں۔ مثلاً یہی مسئلہ ایمان جس کو آپ نے سمجھا نہیں اس کی دو حیثیتیں ہیں ایک نفس ایمان۔ دوم مکمل ایمان۔ اہل حدیث اعمال کو مکمل ایمان میں داخل کرتے ہیں۔ صحیح بخاری سمجھ کر پڑھنے والا جان سکتا ہے کہ امام بخاری ایمان کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ باب افشاء السلام من الایمان باب اماطة الاذی من الایمان وغیرہ جس کی مفصل تشریح فتح الباری میں دیکھئے۔

ہاں یاد آیا کہ بے نماز کا جنازہ نہ پڑھنے کا حکم تمہارے دو چچاؤں (امام شافعیؒ اور امام احمدؒ) کا ہے۔ اور بھی سنو! یہی فتویٰ گیارھویں والے بڑے پیر محی الدینؒ جیلانی کا ہے۔ جو غنیہ میں لکھتے ہیں:۔

لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يُدفن فی مقابر المسلمین (غنیہ)

بے نماز پر نہ جنازہ پڑھا جائے نہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

اہل حدیث میں سے تو بعض لوگ جنازہ بے نماز پڑھ بھی لیتے ہیں۔ پیر صاحب اور ان کے راسخ مرید ہرگز نہیں پڑھتے۔

خطرہ ہے کہ مضمون نگار کی مخالفت سے بڑے پیر صاحب خفا ہو گئے تو گیارھویں شریف واپس کر دینگے بس پھر کیا ہوگا نہ دنیا میں کام کے رہینگے نہ آخرت میں۔ ؎

دونوں سے گئے پانڈے نہ حلوئی نہ مانڈے (باقی)

مسلمانان بارہ مولا (کشمیر) میں مصالحت یا فساد کا بیج

(فیصلہ شیئاً للہ)

شیئاً للہ عربی کلام ہے جس کے مرقومہ الفاظ پورا جملہ بھی نہیں۔ نہ قرآنی آیت ہے نہ حدیثی فقرہ۔ نہ فقہی اصطلاح ہے۔ تاہم کشمیر کے مسلمانوں میں اس کو بطور وظیفہ پڑھا جاتا ہے۔ پورا کلام یوں ہے شیئاً للہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی۔

کبھی وجد میں آتے ہیں تو یوں بھی پڑھتے ہیں:۔

خُذْ يَدِیْ یا شاہ جیلان خُذْ يَدِیْ
شَيْئًا لله اَنْتَ نُوْرٌ اَحْمَدٍ

اس کا ترجمہ اے پیر جیلان (شیخ عبدالقادر) اللہ کے لئے مجھے کچھ دیجئے۔ میرا ہاتھ پکڑیئے۔

اس کے ترجمہ ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ قائل پیر صاحب سے قضاء حاجت چاہتا ہے اور ان کو اس غرض کے لئے پکارتا ہے۔ یہ فقرہ قائلین میں اتنا مقبول ہے کہ علامت سنیت اور ذریعہ قضائے حاجات سمجھا جاتا ہے جس طرح آیت کریمہ (لا اله الا انت سبحانك انی كنت من الظالمین) اکثر بطور وظیفہ برائے حل مشکلات پڑھا جاتا ہے۔ گذشتہ زمانہ میں کشمیر میں ایک بزرگ صاحب علم مولوی یحییٰ صاحب

[1] غلط چھپا ہے صحیح اعمال ہے۔

سیرت ابن ہشام۔ آنحضرت صلعم کی سب سے پہلی [illegible] (۶۹۲) [illegible]

ahmadimuslim.de

رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں۔ جن کو کشمیر کے شاہ ولی اللہ قدس سرہ کہنا چاہئے۔ انہوں نے اس وظیفہ کے خلاف آواز اٹھائی۔ ان کے بعد ان کے جانشین صاحبزادہ مولوی غلام رسول (عرف رسل بابا صاحب) ہوئے وہ بھی باپ کی روش پر چلے۔ ان کے بعد ان کے بھائی اور بیٹے غرض خاندان کے تمام ممبروں نے باوجو حنفی ہونے کے اس وظیفہ اور اس جیسے دیگر وظائف کے خلاف جہاد کیا۔ ادھر جماعت اہل حدیث کشمیر نے بھی مقدور بھر اس کی مخالفت کی جو ان کا فرض اولین تھا۔ چنانچہ ایک حد تک الحمدللہ یہ شرک کم ضرور ہوا۔ لیکن پورے طور پر متروک نہ ہوا۔

قصبہ بارہ مولا جو کشمیر کے دارالحکومت سرینگر سے قریباً ۳۲ میل پنجاب کی طرف ہے وہاں اس وظیفہ کی بابت مسلمانوں میں سخت اختلاف ہوا۔ چونکہ جناب مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی مرحوم کشمیری تھے۔ آپ کشمیر گئے تو بارہ مولا کا فساد آپ کے سامنے پیش ہوا۔ آپ نے جو فیصلہ دیا وہ بصورت اشتہار مطبوع ہو کر ہمارے پاس بغرض اظہار رائے پہنچا ہے۔ فیصلہ مذکورہ دیکھ کر ہمیں بہت صدمہ ہوا یہاں تک کہ ہمارا ضمیر اس فیصلہ کو شاہ صاحب مرحوم کی طرف منسوب کرنے سے انکار کرتا ہے کیونکہ یہ فیصلہ نہ قرآن سے مدلل ہے نہ حدیث سے نہ علم فقہ سے نہ اقوال صوفیاء سے پھر وہ محض خیال ہی خیال ہے۔ دگر ہیچ۔ بہرحال اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"وظیفہ شیئاً للہ مسجدوں میں پڑھنا ممنوع ہے اور گھروں کے اندر ختمات میں پڑھنا جائز ہے۔ (۲) اولیائے کرام کو ہر وقت حاضر و ناظر سمجھنا نادرست ہے۔ البتہ استحضار خیالی سے ندا آسکتی ہے۔ (۳) درود شریف بحضور اقدس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بذریعہ ملائکہ سیاحین اسی وقت اسی صورت اسی لہجہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور خود بخود بھی پہنچنا ممکن ہے۔ کیونکہ عرض اعمال امت ثابت ہے۔ (۴) اولیائے کرام سے وساطت اس طرح جائز ہے کہ یا اللہ بحرمت فلاں صاحب میری حاجت براری کر یہ متفق علیہ صورت ہے۔ اور دوسری صورت انہی کو خطاب کرنا مختلف فیہ ہے۔ شیخ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ مشکوٰۃ میں اجازت دیتے ہیں۔ لیکن صورت اول احوط ہے۔ (۵) خداوند کریم کے بغیر کسی کو علم کلی نہیں ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم اولین و آخرین ہیں۔ لیکن علم محیط حق تعالیٰ کا خاصہ ہے۔

دستخط محمد انور عفی اللہ عنہ"

اہلحدیث پہلے تو یہ دیکھنا فرض ہے کہ یہ فقرہ شیئاً للہ قرآنی لفظ ہے یا حدیثی ہے یا فقہی؟ آخر ہے کیا؟ کس نے حکم دیا۔ کس نے جاری کیا۔ کس نبی یا امام نے اس کو باعث ثواب بتایا؟ جواب سب کا ایک ہی ہے کہ کسی نے نہیں۔ جب اس کی حقیقت ہی کچھ نہیں تو پھر اس پر تردیدی یا تائیدی بحث کرنا تضیع اوقات نہیں تو اور کیا ہے۔ اس فیصلے کو دیکھ کر ہماری حیرت کی حد نہ رہی۔ جس کی دو وجہ ہیں۔

ایک یہ کہ جناب مولوی محمد انور شاہ صاحب کا فیصلہ فی نفسہ دو رنگ ہے۔ مسجد میں ناجائز اور گھر میں جائز۔ مسجد میں ناجائز ہونے کی وجہ غالباً بلکہ یقیناً جناب شاہ صاحب نے وہی سوچی ہوگی۔ جو ارشاد خداوندی ہے۔

اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا

"مسجدیں اللہ کے لئے ہیں ان میں خدا کے ساتھ کسی اور کو مت پکارنا۔"

اس آیت میں مساجد میں اللہ کے سوا کسی اور سے دعا کرنا ممنوع فرمایا گیا ہے۔ غالباً مولانا محمد انور شاہ صاحب نے یہ سمجھا کہ اس آیت کو مساجد سے خصوصیت ہے لیکن یہ خیال نہ فرمایا کہ یہ خصوصیت اصل منع سے نہیں بلکہ شدت منع سے ہے۔ جیسا حدیث شریف میں آیا ہے کہ پڑوسی کی بیوی سے زنا مت کر۔ جیسا اس منع میں خصوصیت نہیں پائی جاتی آیت کریمہ میں بھی خصوصیت مسجد کی نہیں بلکہ عام ہے۔ کیونکہ جس طرح ہر ایک غیر منکوحۂ خود عورت سے زنا حرام ہے اسی طرح ہمسایہ کی عورت سے بھی حرام ہے مگر شدت کے ساتھ اسی طرح شرک کسی جگہ بھی جائز نہیں۔

دوسری وجہ حیرت کی یہ ہے کہ مولوی انور شاہ صاحب کا یہ فیصلہ قرآن و حدیث کے علاوہ اساطین حنفیہ کے بھی خلاف ہے۔ سرگروہ جماعت دیوبندیہ (جن میں مولانا انور شاہ بھی ہیں) مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی فرماتے ہیں:۔

(اقول) اس کلام (شیئاً للہ) کا پڑھنا کسی وجہ سے جائز نہیں۔

(فتاوی رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۳۲)

مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم نے بھی عدم جواز شیئاً للہ کا فتوے مفصل اور مدلل لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو فتاوی لکھنویہ جلد اول صفحہ ۲۵۲ طبع اول)

ان جوابات کے بعد جناب مولانا انور شاہ صاحب سے یہ تقسیم حیرت افزا ہے کہ مسجد میں منع ہے اور گھر میں جائز ہے واسنی۔

عث میں بھی ہمیں اختلاف ہے مگر ہم سردست اس کو ملتوی رکھتے ہیں۔ کیونکہ شرک سے پرہیز کرنا مقدم ہے۔ اللہ اعلم۔

نوٹ جن صاحبوں نے فیصلہ انوری بھیج کر ہم سے جواب طلب کیا ہے ان کو اختیار ہے کہ ہمارا جواب بھی بصورت اشتہار شائع کر دیں۔

اثبات التوحید } یہ کتاب قاضی فضل احمد لدھانوی کی کتاب "انوار آفتاب صداقت" کا جواب ہے۔ قاضی صاحب نے جماعت اہل حدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کر کے کفر کا فتوے لگایا تھا۔ "اثبات التوحید" میں قریباً بتیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی صاحب کے اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت عہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رسالہ مجددیہ۔ فرقہ شیعہ کی تردید میں از حضرت (۶۹۳) مجدد الف ثانی سرہندیؒ۔ قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

شیطان مرچکا تھا

مگر ابھی تک رحمانی فوجوں کے ساتھ لڑ رہا ہے

آج کل قادیان میں احمدیہ جماعت پر وہ مصیبت نازل ہے کہ دشمن کو بھی رحم آتا ہے۔ یہاں قادیان دار الامان تھا۔ جس کی بابت کہا جاتا تھا۔ ؎

چہ گوئی باتو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

خدا جانے مولوی سعد اللہ لودہانوی مرحوم کو کشف ہوا یا الہام سے انہیں قادیان کا آئندہ حال معلوم ہوا تھا کہ وہ اس کے جواب میں کہہ گئے ؎

چہ گوئم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

جو لوگ خلیفہ قادیان کے خطبے اور اڈیٹر الفضل کے لیڈر مضامین پڑھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ آج قادیان میں اور اس کے بعد ساری احمدیہ زمین میں جو کچھ (بقول خلیفہ قادیان) ہو رہا ہے۔ وہ مولوی سعد اللہ مرحوم کے شعر کی عملی تفصیل ہے کہ آج (بقول قادیانی پریس) احمدیہ جماعت کی حالت زار اس شعر کی مصداق ہے۔ ؎

سودا نہ نکل گھر سے کہ ہیں ڈھونڈھتے تجھے
لڑکے پھرے ہیں پتھروں سے دامن بھرے ہوئے

اس لئے خلیفہ قادیان نہایت قابلیت سے اپنی جماعت کو تسلی دیتا ہوا اپنے باپ کی طرح زمین آسمان کے قلابے ملاتا ہے۔ ۲۰ جون ۱۹۳۵ء کے الفضل میں جو خطبہ خلیفہ کا درج ہوا ہے۔ اس میں احمدیوں اور احراریوں کے مقابلے کو رحمانی اور شیطانی جنگ کہہ کر آخر رحمانی (اپنی) فتح کا یقین دلایا ہے۔ خلیفہ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

یاد رکھو یہ آخری جنگ ہے جو شیطان اور رحمان کی فوجوں میں ہو رہی ہے اس وقت شیطان مارا جائے گا یا خدا کے فرشتے (احمدی؟) مارے جائیں گے۔ سچائی غالب آئے گی یا جھوٹ غالب آئے گا۔ پس میں کہتا ہوں کہ اگر تم سچائی کے دلدادہ ہو اور اسے دنیا میں قائم کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہو تو تم اپنے دلوں میں حلف اٹھاؤ کہ چاہے تم پھانسی پر لٹکا دئے جاؤ تم سچائی (دامن مرزا؟) کو نہیں چھوڑو گے"

(الفضل ۲۰ جون ۱۹۳۵ء ص)

ہم خلیفہ قادیان کی تقریر کی تحسین کرتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ محصور فوج کو لڑانا قابل جرنیل ہی کا کام ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی اس مصیبت کے زمانہ میں ڈھارس بندھانا خلیفہ صاحب ہی کا کام ہے۔ مگر ہم تو بڑے میاں کے قدر دانوں میں سے ہیں۔ ان چھیٹ بھیوں کی باتیں ان کے مقابلے میں ہمیں نہیں جچتیں۔ خاصکر جہاں چھوٹے میاں اور بڑے میاں کے بیان میں اختلاف ہو ہم چھوٹے میاں کی طرف دیکھیں ناممکن ہے۔

اختلاف یہ ہے عرصہ ہوا بڑے میاں مرزا صاحب متوفی کہہ گئے ہیں کہ میرے آنے سے شیطان مارا گیا مجھ سے پہلے وہ بھاگا پھرتا رہا لیکن میرے وقت میں وہ قتل ہوگیا۔ مرزا صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

"شیطان نے آدم کو مارنے کا منصوبہ کیا تھا اور اس کا استیصال چاہا تھا پھر شیطان نے خدا تعالیٰ سے مہلت چاہی اور اس کو دی گئی الی وقت المعلوم بسبب اس مہلت کے کسی نبی نے اس کو قتل نہ کیا اس کے قتل کا ایک ہی وقت مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ہاتھ سے قتل ہو"

(ملفوظات احمدیہ جلد ۲ ص۱۳۱)

ناظرین! اگر بڑے مرزا صاحب کے زمانہ میں قتل ہو چکا تو اب وہ کہاں سے زندہ ہو کر فوج تیار کر کے رحمانی فوج کے سامنے دندناتا ہوا آگیا ہے۔ کیا کوئی شخص مرنے کے بعد زندہ ہو کر دنیا میں آسکتا ہے؟ نہیں بڑے میاں کہہ گئے ہیں۔

"انہم لا یرجعون"

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب کا احراریوں کو شیطانی فوج اور شیطان کو ان کا قائد (سپہ سالار) کہنا محض ادعا ہے۔ جیسا مرزا صاحب کے انتقال کے بعد ریل کے جاری رہنے پر کسی شاعر نے کہا تھا ؎

مرا دجال لیکن ہے ابھی اس کا گدھا باقی

کیا مسیح موعودؑ و حضرت مہدیؑ آچکے؟

امابعد حضرات! یہ مسئلہ ایک معرکۃ الآراء زمانہ موجودہ میں سمجھا جاتا ہے کیونکہ گروہ مرزا تو موصوف کو مسیح خیال بلکہ یقین کرتے ہیں دوسری جماعت حقہ محمدیہ موصوف کو مسیح نہیں سمجھتے کیونکہ قرآن مجید و فرقان حمید و احادیث نبویہ بھی آنے والے مسیح کو بار بار بالتصریح پیش کر رہے ہیں۔ جو اوصاف مسیح علیہ السلام کے مذکور ہیں وہ ممدوح کے اندر قطعاً نہیں۔ اور سب اوصاف سے قطع نظر کر کے ایک وصف کو ملاحظہ کیجئے۔ مسلم شریف حدیث

"لیدعون الی المال فلا یقبله احد"

حضرت مسیح علیہ السلام لوگوں کو مال دینگے کوئی اس کو قبول نہ کریگا اس قدر برکتیں رزق میں ہو جاوینگی کہ ہر ایک غنی بن جاویگا۔ صاحب نصاب

(نمبر ۷۹)

زکوٰۃ لیکر منادی کریں گے کوئی زکوٰۃ نہیں لیگا۔ یہ ۔ نہ سمجھ لینا کہ خود زمیں دجاگیردار ہوگا نہیں سب کا حال ایک جیسا ہوگا۔ کیا آج یہ وصف ہے۔ بقول مرزائیہ مسیح موعود ہوئے اور شیر پنجاب کی دنگو میں کوچ کر گئے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے اس کا برعکس ثابت ہے وہ یہ کہ لوگ بھوکے پیاسے غاکے مسلمانوں کی تو حالت جب سے مرزا قادیانی ہو۔ ابتر سے ابتر ہوتی گئی۔ مزدوری ملتی نہیں کئی لوگ فاقہ میں موصوف کو گالیاں دیتے ہیں بہت لوگ عیسائی ہوجاتے ہیں۔ کوئی آریہ کوئی سناتنی ہوجاتا ہے کیا ایسے مسیح کی پیشگوئی حدیث میں آئی ہے۔ میں یقین اور وثوق سے کہتا ہوں کہ کوئی مرزائی بھی قادیانی ہو یا لاہوری ان باتوں سے انکار نہیں کرسکتا بلکہ کوئی بھی ادنےٰ سے ادنےٰ عقل رکھنے والے کو گنجائش نہیں ہوسکتی کہ موصوف کو مسیح کہے۔ کیونکہ خود مرزا صاحب مسیحیت سے انکار کرتے ہیں۔ ازالہ اوہام صہ۱۹۹ پر فرماتے ہیں۔

میں مسیح نہیں مثیل مسیح ہوں۔ لفظ مثیل مضاف ہے لفظ مسیح کی طرف جیسا کہ غلام زید میں غلام مضاف ہے زید کی طرف جس کا معنے ہے زید کا غلام لہذا نتیجہ بین ہے کہ مضاف ومضاف الیہ دونوں ایک نہیں ہوسکتے زید اور غلام مثال مذکورہ میں ایک نہیں اسی طرح مثیل اور مسیح ایک نہیں۔ اگر اس سے زیادہ وثوق چاہتے ہو تو پڑھئے کتاب مذکورہ صہ۲ پر موصوف بڑے کھلے الفاظ میں فرماتے ہیں کہ ممکن ہے بلکہ بالکل ممکن ہے کہ وہ مسیح جو شان وشوکت وجاہ وجلال کے ساتھ مطابق حدیث نبویہ کے آجاوے کیونکہ یہ عاجز غربت وناتوانی و فقیری بباس میں آیا ہے تو پھر علماء کو اشکال ہی کیا ہے ہوسکتا ہے کہ ان کی مراد پوری ہوجاوے اب تو امید ہے کہ دونوں فریقین کی تسلی وتشفی ہوگئی ہوگی۔ اب تو سمجھ گئے ہو کہ مرزا صاحب کہتے ہیں میرے منکر کو کافر نہ کہا جائے کیونکہ کافر تو اس کو کہہ سکتے ہیں جو حضرت مسیح کا منکر ہو

اور میں مسیح نہیں اگر کچھ کسر باقی ہے تو میں خدا کے فضل وکرم سے پوری کر کے چھوڑوں گا۔ ملاحظہ ہو براہین احمدیہ ج ۴۔ موصوف فرماتے ہیں کہ "حضرت عیسےٰ علیہ السلام جب دوبارہ دنیا میں نازل ہونگے تو اسلام کو چاروں کونوں تک پہنچادیں گے۔ بلکہ واللہ متم نورہ کا اشارہ ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرف ہے"۔ آپ کو معلوم ہے یہ کس کتاب کے اندر لکھا ہے یہی وہ کتاب ہے جس پر مہر ثبت شدہ ہے۔ جس کے اندر کوئی غلطی نہیں۔ جو کچھ اس کے اندر مذکور ہے خدا کے زبان سے ہے۔ اب میں بطور خیر خواہی نصیحت کرتا ہوں کہ دنیا کے مال کی پرواہ نہ کرو اللہ والے بن جاؤ۔ لنا علم وللجہال مال کے مطابق اللہ کو راضی کر لو ے

کچھ کرو خوف خدا کیا حشر کو دوگے جواب
کام کس آنے گی یہ دولت کمائی آپ کی

اب رہا مہدی ہونا موصوف کا اس پر بھی ایک حدیث مختصر الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ مہدی علیہ السلام کی وصف ابوداؤد ج ۲ کی حدیث موجود ہے۔ حدیث ملئت الارض عدلا کما ملئت جورا۔ ترجمہ۔ امام علیہ السلام کے وقت تمام روئے زمین عدل سے بھر جاویگی جیسا کہ پہلے ظلم واستبداد سے بھری ہوگی۔ اب غور فرمائیے کہ اس کے مطابق مہدی آچکے ہیں جبکہ ظلم ترقی پر ہے۔ ہر طرف مظلوم رورہے ہیں۔ خاصکر احرار اسلام کی جماعت وجماعت مرزائیہ دونوں آواز بلند کر رہے ہیں ہر ایک کہتا ہے کہ ہم پر وہ سراگروہ ظلم کر رہا ہے۔ امید ہے کہ موجودہ زمانہ میں جو ظلم بین طور کھلم کھلا ہوتا ہے اس سے مرزائی فریقین انکار نہیں کریں گے۔ نتیجہ بین ہے کہ جس کی پیشگوئی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے وہ ابھی نہیں آیا کیونکہ اس کے والد کا نام عبد اللہ والدہ کا نام آمنہ بی بی۔ پیدائش بستی قرعہ ملک یمن میں ہوگی۔ مرزا قادیانی کے اندر کوئی بھی وصف موجود نہیں۔ البتہ وہ وصف جو انجیل متی کے باب ۷ کی آیت ۱۵ میں پیشگوئی کی ہے کہ جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آئیں گے مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لوگے۔ یہ پیشگوئی بالکل صاف الفاظ میں ظاہر کر رہی ہے کہ یسوع کے لباس میں ملبوس ہونے والے اپنے آپ کو مسیح کہلا کر دنیا جمع کرنے والے بے شک موجود ہیں۔ خدا کے لئے زندگی کو غنیمت سمجھو۔ آج ہی مرزائیت سے تائب ہوکر سچے رہبر ہادی کامل کی شفاعت کے چاہنے والوں میں اپنا نام کر لو ورنہ قیامت کو کوئی حامی نہیں ہوگا۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خادم الاسلام ابوسعید عبد العزیز جالندہری
مدرس مدرسہ دار الحدیث لودھیانہ۔

الصبر والجہاد

(مرقومہ احمد حسین تاجر آہن تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد دکن)

(گذشتہ سے پیوستہ)

جہاد کے معنی کسی کام کو طاقت تام ومحنت شاق سے انجام دینے کے ہیں اور شرعاً بھی جہاد ان مساعی جمیلہ اور توجہات کاملہ کا نام ہے جو اعدائے ملت کو ناروا ظلموں جگرسوز ستموں سے باز رکھنے میں کی جاتی ہیں تاکہ مخلوق خدا کو امن بسیط، آسائش تام، رفاہیت کامل نصیب ہو اور دنیا کی سٹیج پر تحفظ حقوق کے اعلام بلند ہوجائیں۔ بجز اس کے اسلامی جہاد سے تنعم وترفہ، عزت وشان، آسودگی وآرمیدگی ہرگز ہرگز مقصود نہیں اور نہ اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ محض حصول حکومت تحصیل زر کی خاطر فتنہ فساد مچاکر تیغ زنی کرو بلکہ پرزور الفاظ میں الٹی میٹم دیتا ہے کہ

واللہ لا یحب الفساد۔ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ لا اکراہ فی الدین۔ دین کا مولہ

خاتم الانبیاء۔ آنحضرت صلعم کی سوانح عمری (۴۹۵) قیمت ۱۰ر۔ پتہ: دفتر اہلحدیث

میں زبردست ہیں۔ غرضیکہ جابرانہ دینی اشاعت اور فتنہ فساد کی مدافعت میں بے شمار احکام موجود ہیں۔ لیکن جب کسی قوم کا ظلم حد سے تجاوز کر جائے اور لوگوں کے حقوق تلف ہوتے ہوں تو اُس وقت اسلام حکم دیتا ہے کہ اے مسلمانو!
تم بھی ایسے ظالموں کے انسداد اور سرکشوں کی سرکوبی میں جان و مال سے جہاد کرو تاکہ دنیا میں امن و سکون کا قیام ہو جائے۔ پس اس کے سوا جہاد اسلامی کا کوئی اور منشا نہیں۔ اس ایک جہاد اسلامی کی بدولت انسان مندرجہ ذیل صفات سے متصف ہوتا ہے۔

ہمدردی، سخاوت، شجاعت، اطاعت، صبر،

(الف) ہمدردی کے معنے ایک دوسرے کے رنج و الم میں بلا غرض شریک ہونے اور اس کی تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے کے ہیں۔ برخلاف اس کے غرض شرکت کو ہمدردی نہیں بلکہ مجبوری کہیں گے۔ نتائج ہمدردی میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔

اخلاص۔ صدق۔ محبت، فیاضی،

واضح ہو کہ ایسی اعلیٰ صفت ہمدردی عامہ کا جس پر بقائے قومی و ملکی کا انحصار ہو۔ خوگر بنانے والا جہاد ہے۔ چونکہ جہاد انہی کوششوں ہمدردیوں، غمخواریوں، جانفشانیوں، عرقریزیوں کا نام ہے جو مظلوموں کی مدد، آفت زدوں کی اعانت میں، مفسد متکبر، جابر، ظالموں کے مقابلہ میں بلا کسی ذاتی مفاد کے خالصۃً للہ کی جاتی ہیں۔ بایں وجہ ہمدردی کا مورث اعلیٰ جہاد ہے۔

(ب) سخاوت کے معنی سخی ہونا، بخشش کرنا۔ اصطلاح میں سخی اس کو کہتے ہیں جو اپنی جان و مال کو رضا جوئی اللہ و اعانت خلق اللہ میں برضاؤ رغبت قربان کرتا ہے۔ جس کے باعث بخل و تنگدلی جیسی قبائح و رذائل معدوم ہو جاتی ہیں فیاضی، دریا دلی، ہمدردی جیسی اعلیٰ صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ سخاوت کو جہاد سے ایک زبردست تعلق ہے چونکہ تیاری جہاد میں جانی قربانی سے قبل فراہمی اسباب جنگ و آلات حرب میں مالی قربانی کے جوہر دکھانے پڑتے ہیں۔ پھر بعد ازاں عیش و نشاط، چین و آرام، کو طاق نسیاں کے حوالے کر دیکر جان جیسی عزیز چیز دشمن کے مقابلہ میں قربان کرنی پڑتی ہے۔ کیا اس سے بھی بڑھ کر اور کوئی سخاوت ہو سکتی ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ ان ہر دو فطرت کے مرغوب دنیا کے محبوب چیزوں کا بخوشی قربان کرنا ہی رخِ سخاوت پر چار چاند لگاتا ہے۔ جس کے اہل مجاہد ہی ہوتے ہیں۔

(ج) **شجاعت** کی تعریف و توصیف اختصاراً ہم صبر کے تحت بیان کر چکے ہیں۔ لیکن یہاں صرف یہ بتلانا منظور ہے کہ جہاد کو شجاعت سے کیا تعلق ہے سو واضح ہو کہ جہاد کا سنگِ بنیاد ہی شجاعت ہے چونکہ میدان جنگ میں تیروں کی بوچھاڑ گولیوں کی بھرمار کے مقابلہ میں سینہ سپر کئے ہوئے اپنے تشنہ لبوں کو خون اعداء سے سیراب کرتے ہوئے کٹنے اور کاٹنے کو معمولی چیز سمجھنے والے شجاع ہی ہوتے ہیں۔ برخلاف ان کے ایک بزدل و ڈرپوک کبھی جہاد جیسی سنگین سل سے سر ٹکرانے کو تیار نہیں ہوتا۔ پس ثابت ہوا کہ جہاد کی پونجی شجاعت اور شجاعت کا سرمایہ جہاد ہے۔

(د) **اطاعت** کے معنی حکم ماننا فرمان برداری وغیرہ کے ہیں۔ انسان کی ذاتی عزت و قومی ترقی کا راز اسی کی تہ میں مضمر ہے اور یہ صفتِ اطاعت بھی جہاد ہی کے ذخیروں سے نصیب ہوتی ہے۔ چونکہ جہاد میں ہر مجاہد کو اپنے افسرِ اعلیٰ کی اطاعت کرنی فرض ہے۔ ایام امن کی اطاعت سے میدان جنگ کی اطاعت سخت دشوار ہے کیونکہ ہر مجاہد کو باوجود سینکڑوں مصائب کا شکار ہونے کے بعد بھی باگِ اطاعت کو پکڑے رہنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ وہ اطاعت کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ پھر تا زیست کبھی نافرمانی کا شکار نہیں بن سکتا بایں وجہ اطاعت کا استاد جہاد ہے۔

(س) **صبر**۔ جہاد کا ایک جزو اعظم ہے۔ چونکہ ایک مجاہد کو میدان حرب میں سینکڑوں صبر کے جوہر استقامت کے کرشمے دکھانے پڑتے ہیں۔ مثلاً عزیزوں اور ساتھیوں کی شہیدی پر صبر، رسد کی کمی، فاقوں کی آفت پر صبر، تیروں کی بوچھاڑ، نیزوں کے وار پر صبر، مقابل کی زخم کاریوں اور ایذا رسانیوں پر صبر، غرضیکہ جہاد کے موقع پر جن سنگین مصائب شدید صعوبتوں اور بے شمار آفتوں کا جھیلنا پڑتا ہے۔ وہ مزید تعارف کا محتاج نہیں۔ پس اندریں صورت نہایت عزم و استقلال، ضبط و تحمل سے میدان کارزار میں کام آنے والے اہل صبر ہی ہوتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ منصب صبر کو شرف بلندی سے ممتاز کرنے والی کوئی چیز ہے تو وہ جہاد ہی ہے۔

ناظرین! مرقومہ توضیحات و تشریحات سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ صبر اس جہاد اور اُن کوششوں کا نام ہے جو نفس کو تدابیر فاسدہ، مکائید کاسدہ سے متنفر اور پرہیز محارم، ترک معصیت کا عادی بنانے میں کی جاتی ہیں۔ تاکہ انسان ظاہراً و باطناً نیکی و پاکیزگی کا سرچشمہ، آداب و اخلاق کا مجسمہ نمونہ بن کر حقیقی معنوں میں انسان کہلوائے اور صوفیائے کرام بھی اسکو جہاد اکبر فرماتے ہیں۔

جہاد ان کوششوں اور جانفشانیوں کا نام ہے جو مفسدوں اور سرکشوں کو ظلم و تعدی سے باز رکھنے میں کی جاتی ہیں تاکہ خدا کے بندوں کو امن و امان نصیب ہو۔ پس نتیجہ صاف ہے کہ ذاتی استوار کی جد و جہد کا نام صبر ہے۔ اور قومی اصلاحی کوششوں کا نام جہاد ہے۔ بہرکیف ہر دو احکام کا منشاء واحد ہے ٭

حیات طیبہ۔ مولانا اسماعیل شہید دہلویؒ کی سوانح حیات۔ سکھوں کے ساتھ مذہبی لڑائیوں کا حال، اور آپ کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ قیمت ۱۲ / ۴
ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب۔ مصنفہ جناب مولانا اشرف علی تھانوی۔ قیمت ۱۲ (۴۹۷) (دفتر اہلحدیث)

ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتمانندجی ست دہرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مہاشہ جی! آپ کس خواب غفلت میں سوئے پڑے ہیں۔ آپ نے کیا مرزا غلام احمد صاحب سمجھ رکھا ہے کہ جو چاہا منوا لیا۔ حتیٰ کہ مرنے سے دو چار روز قبل پیغام صلح صفحہ ۱۱ و ۱۲ پر لکھ گئے کہ:-

"اسی بنا پر ہم (مرزا غلام احمد صاحب و مرزائی لوگ) وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں ××× تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا **پختہ اعتقاد** (راسخ ایمان) ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے ×××× اور پھر جبکہ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں (مترجموں) کی غلطیاں سمجھتے ہیں" (بلفظہٖ ملخصاً)

حضرت یہاں واقف حال سے پالا پڑا ہے۔ میں بھی خدا سے ڈر کر غور سے نہیں لیکن شرک کو مٹانے کی خاطر کہتا ہوں کہ مہاشہ جی تو کیا ہیں بشرط امکان مہرشی سوامی دیانندجی مہاراج بھی دوبارہ جنم لے کر آجائیں تو میرے سامنے ہرگز ہرگز ویدوں کو ایشوری گیان کبھی ثابت نہیں کر سکتے۔ بھلا لالہ صاحبان کس گنتی میں ہیں۔ ہمت ہے تو میری لاجواب تصنیف "ویدارتھ پرکاش" کا جواب تو دیکر پبلی ندھی سبھائیں دکھلائیں۔ جس میں ویدوں اور ویدک دھرم کی حقیقت دکھائی گئی ہے۔

مہاشہ وشوناتھ جی مزید پوچھتے ہیں کہ:-

"کیا ویدوں کے ساکشات کرنے والے اگنی۔ وایو وغیرہ جڑ پدارتھ (غیر ذی روح عناصر) ہیں؟ کیا اگنی وغیرہ کو کسی شاستر کار نے جڑ پدارتھ مانا ہے؟"

پنڈت جی! وہاں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ آگ۔ ہوا۔ سورج وغیرہ عناصر کے نام ہیں نہ کہ سوامی دیانندجی مہاراج کے مفروضہ تپتی رشی۔ چنانچہ گوپتھ براہمن ۱-۶ میں بھی لکھا ہے کہ:-

"ॐ त्रीन देवान् निरामिमताग्निं वायु मादित्यमिति ।
स रवलु पृथिव्या एवाग्निं निरमिमतान्तरिक्षाद् वायु-न्दिव आदित्यम्"

ترجمہ۔ اُس نے تین دیوتاؤں کو بنایا اگنی (آگ) ہوا اور آدتیہ (سورج) کو۔ اُس نے تحقیق زمین سے آگ کو۔ طبقہ وسطی سے ہوا کو اور طبقہ علوی سے سورج کو بنایا۔

گوپتھ براہمن ۱-۲۹ میں بھی لکھا ہے کہ:-

"किं देवतमित्यृचामग्निं दैवतन्त-देव ज्योति गायत्रं छन्दः पृथिवी स्थानम्…… यजुषां वायु दैवतं …… अन्तरिक्षं स्थानम् …… साम्नामादित्यो देवतं …… द्यौ स्थानम्"

ترجمہ۔ دیوتا کیا ہے؟ رگوید کی آگ دیوتا ہے وہی جلال ہے گا تیری چھند ہے زمین ٹھیرنے کی جگہ ہے۔ یجروید کی ہوا دیوتا ہے۔ طبقہ وسطیٰ جائے قیام ہے۔ سام کا سورج دیوتا ہے۔ طبقہ علوی جائے قیام ہے۔

اتھروید میں بھی لکھا ہے کہ:-

"यस्मिन् भूमिरन्तरिक्षं द्यौ र्यस्मिन्नध्याहिता । यत्राग्नि-श्चन्द्रमाः सूर्यो वातस्तिष्ठन्त्यार्पिता स्कम्भं तं"

جس زمین۔ طبقہ وسطی۔ طبقہ علوی میں آگ۔ چاند۔ سورج اور ہوا ٹھیری ہوئی ہیں۔

یہی بات شت پتھ براہمن ۱۱-۵-۸-۱ تا ۳ نیز ایترے براہمن پنچکا ۵ کھنڈ ۳۲ ادھیائے ۵ میں بھی لکھی ہے کہ اگنی۔ وایو آدتیہ آگ۔ ہوا۔ سورج وغیرہ اشیاء کا نام ہے۔

چھاندوگیہ اُپنشد ۴-۱۷-۱ میں بھی یہی لکھا ہے کہ:-

"अग्निं पृथिव्याः वायुमन्तरिक्षात आदित्यंदिवः"

یعنی آگ کو زمین سے ہوا کو انترکش سے اور سورج کو طبقہ علوی سے پیدا کیا۔

رگوید میں بھی لکھا ہے کہ

"सूर्यो नो दिवस्पातु वातो अन्त-रिक्षात् । अग्नि नेः पार्थिवेभ्यः"

ترجمہ۔ سورج طبقہ علوی سے، ہوا طبقہ وسطی سے اور آگ زمین میں سے ہماری حفاظت کریں۔

شت پتھ براہمن ۱۱-۲-۳-۱ میں بھی لکھا ہے کہ:-

"अस्मिन्नेव लोकेऽग्निं वायुमन्तरिक्षे दिव्येव सूर्यं"

اس زمین میں آگ کو۔ ہوا کو طبقہ وسطی میں اور دیولوک (طبقہ علوی) میں سورج کو (قائم کیا)

نرکت ۷-۲ میں بھی لکھا ہے کہ:-

"अग्निः पृथिवी स्थानो वायुर्वे-न्द्रो वाऽन्तरिक्ष स्थानः सूर्यो द्युस्थानः"

اگنی (آگ) زمین میں رہتی ہے۔ وایو (ہوا) اور اندر انترکش (طبقہ وسطی) میں اور سورج طبقہ علوی میں رہتا ہے۔

یجروید ادھیائے ۱۴ منتر ۲۰ میں بھی لکھا ہے کہ:-

"अग्नि देवता वातो देवता सूर्यो देवता"

ترجمہ۔ آگ دیوتا ہے۔ ہوا دیوتا ہے۔ سورج دیوتا ہے۔ وایو سے مراد ہوا ہے اسی لئے کہیں وایو اور کہیں وات لکھا ہے۔ اسی طرح آدتیہ سے مراد اور معنی سورج ہے اسی لئے کہیں آدتیہ کہیں سورج کہیں روی لکھا ہے جن سب لفظوں کے معنی سورج

ahmadimuslim.de

کے ہیں بخوف طوالت مزید ثبوت نہیں دینا چاہتا۔ اب ذرا مہاشہ جی بھی بتلائیں کہ کہاں لکھا ہے کہ سورج یا آدتیہ اگنی۔ وایو انسان تھے ؟ کسی کتاب کا حوالہ تو لکھیں۔ آخیر پر پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے لکھتے ہیں کہ:-

"ویدوں میں ہر ایک منتر کا جو رشی ہے اُس کا مطلب تو یہ ہے کہ اُس رشی نے سب سے پہلے اس وید منتر کا پرچار کیا ..... کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ رشی اُس منتر کا پرچار کرتے کرتے ایسا مگدھ (بےخود) ہو جاتا ہے (کہ) اُس منتر میں کہے گئے کسی شبد کو اپنا نام چُن لیتا ہے۔"

پنڈت وشوناتھ جی مہاراج! رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۰۸ کی رشی سرما نامی کُتیا۔ کُتی ہوئی ہے۔ چنانچہ گوروکل مہاودیالیہ جوالاپور کے پرنسپل آریہ سماجی پنڈت نردیو شاستری وید تیرتھ اپنی تصنیف رگوید آلوچن صلا پر اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ:-

"اِس سوکت میں ..... دوسری۔ چوتھی۔ چھٹی آدی رچائیں (منتر) سرما کے واکیہ (کلام) ہیں ..... سرما دیوشنی دیوتاؤں کی کُتیا کوئی دویہ گنوں (اعلیٰ صفات) والی سُشکشت (ڈی۔ اے۔ وی کالج کی ایم۔ اے پاس اور گوروکل کی ودیا النکار پاس) کتیا تھی۔"

(بلفظہٖ)

گویا پنڈت نردیو شاستری کی رائے میں رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۰۸ کے منتر ۲۔ ۴۔ ۶ وغیرہ کتیا کے کلام ہیں نہ کہ ایشور کے۔ رگوید ۱۰۔ ۱۴ کے دیوتے بھی سرما کتیا کے دو کتورے لکھے ہیں۔

اسی طرح رگوید ۸۔ ۶۷۔ ۵ کی رشی جال میں پھنسی ہوئی مچھلیاں لکھی ہیں۔ چنانچہ ویدانگ نرکت ۶۔ ۴۔ ۲ میں لکھا ہے:-

"इति मत्स्यामा जालमापन्नाना- मेतदार्षं वेदयन्ते। मत्स्या मत्स्यौ उदके स्यन्दन्ते मारयन्तेऽन्यो ऽन्यं भक्षयन्तीति वा"

ترجمہ۔ آریہ سماجی پنڈت راجارام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور۔

"جال میں پڑے ہوئے متسیوں (مچھلیوں) کا یہ آرش (رشی وچن۔ کلام) بتلاتے ہیں۔ متسیہ (مچھلیں) جل میں چلتے ہیں اتھوا ایک دوسرے کو بھکشن (کھا جانے) کے لئے پرسن ہوتے ہیں۔" (بلفظہٖ)

آریہ سماجی پروفیسر چندرمنی مترجم نرکت بھی صفحہ ۲۸۴ پر لکھتے ہیں کہ:-

"یہ وید وچن (منتر) مچھیارے کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کی اکتی (کلام) ہے ایسا وید گیہ بتلاتے ہیں۔" (بلفظہٖ)

نرکت پر آج دن تک صرف دو ہی آریہ سماجیوں نے ترجمہ کیا ہے۔ یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ شوکت ماچھی کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کا کلام ہے نہ کہ خدا کا۔ اگر مہاشہ جی کی بات مان لی جاوے تو کیا اس شوکت کے رشی جال میں پھنسے ہوئے تھے یا کیا وہ پانی میں چلا کرتے تھے یا کیا وہ ایک دوسرے کو کھاجایا کرتے تھے ؟

نہیں مہاشہ جی یہ شوکت خدا کا کلام یا تصنیف نہیں ہے بلکہ بھگوان مچھ اوتار کا کلام ہے جو جال میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور اگر بفرض محال پانی میں رہنے والے اور مچھیارے کے جال میں پھنسے ہوئے رشیوں کا ہی کلام سمجھا جاوے تو بھی بقول ویدانگ نرکت وید رشیوں کا کلام اور تصنیف ثابت ہوئے نہ کہ خدا کا کلام۔ اسی طرح رگوید ۳۔ ۳۳ شوکت کے مہرشی ستلج اور بیاس نامی پنجاب کے دو دریا لکھے ہیں جو منتر ۶ میں یوں کہتے ہیں کہ:-

"جس کی بھجا (بھجا کے ایک دیش ہاتھ) میں بجر ہے اُس اندر نے ہمیں کھودا ہے اُس نے جلوں کے گھیرنے والے ورتر کو مار گرایا۔ وہی سُندر ہاتھوں والا ہمارا پریرک دیو ہمیں سمندر کی اور۔ طرف) لے جا رہا ہے اُس کی پریرنا سے ہم پھیلی ہوئی جاتی ہیں۔" (ترجمہ راجارام صاحب شاستری بلفظہٖ)

کیا رشیوں کو اندر نے کھودا تھا اور رشی بہتے ہوئے سمندر کی طرف جا رہے تھے ؟ بفرض محال اگر یہ رشیوں کا کلام ہے تو بھی وید انسانوں کی تصنیف ثابت ہوئے نہ کہ خدا کا کلام اور اگر ستلج اور بیاس دریاؤں کا کلام ہے جیسا کہ ویدانگ نرکت ۲۔ ۵۔ ۲ میں لکھا ہے کہ "नद्यः प्रत्यूचुः"

یعنی دریاؤں نے (وشوامتر) کو جواب دیا اور رشیوں نے اپنے نام اس سوکت کے الفاظ ستلج بیاس سے رکھ لئے تو بتلائیے کہ بے جان دریاؤں نے کس طرح وید منتر بنا لئے اور رشی وشوامتر کو کس طرح نمستے کہہ کر جواب دیا اور اُس کی درخواست کو سُن لیا ؟ میں یہاں اپنے بزرگ دوست پنڈت راجارام صاحب شاستری کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ نے ۴۔ جنوری ۱۹۳۵ء کے روز لالچند لائبریری ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور میں صاف تسلیم کر لیا کہ وید شاعروں کے تخیلات ہیں نہ کہ خدا کا کلام یا گیان اور یہ بھی کہ ویدوں میں اتہاس یعنی تواریخ انسانی پائی جاتی ہے اور تھوڑی سی عمدہ تعلیم کے ساتھ منوں گند مند بھرا پڑا ہے۔

ایترے اُپنشد ۴۔ ۵ میں رگوید ۴۔ ۲۶۔ ۱ کو صاف لفظوں میں "वामदेव एवमुवाच" وامدیو رشی کا کلام لکھا اور مانا ہے۔

اسی طرح برہدارنیک اپنشد ۱۔ ۴۔ ۱۰ نیز ویدانت درشن ۱۔ ۱۔ ۳۰ میں رگوید ۴۔ ۲۶۔ ۱ و ۳ کو صریحاً "ऋषि र्वामदेवः प्रतिपेदे" وامدیو رشی کا قول لکھا ہے۔ اتنے زبردست ثبوتوں سے بھی اگر ملازمت کے خوف سے مہاشہ وشوناتھ جی نہیں سمجھتے تو سے پھر ان سے خدا سمجھے۔

ویدوں کے انسانی تصانیف اور ویدک تہذیب کو جاننے والے احباب میری تصنیف "وید ارتھ پرکاش" ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت حصہ اول صرف ڈیڑھ روپیہ مع محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ:- آتمانند ست دہرم منڈل۔ کڑہ آتما سنگھ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

(باقی آئندہ)

ترکان احرار۔ ترکی قوم کے بہادرانہ و غازیانہ (۴۹۸) سبق آموز کارنامے [illegible] قیمت ۸/ (رو)

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۰)

گذشتہ ہفتوں سے غیر اللہ کے واسطے نذر و نیاز اور سجدہ و قیام وغیرہ کی بحث ہو رہی ہے۔ آج ناظرین آگے پڑھیں۔

مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ صلہ میں فرماتے ہیں:۔

"با رواح انبیاء و اولیاء و عباد و زہاد و علماء را بے ملاحظہ علاقہ بندگی خدا محبوبیت او بالاستقلال در محبت برابر خدا مے سازند و نذر و قرابین بنام آنہا مے دہند و احکام ایشاں را بے تامل در ماخذ آنہا برابر وحی ناطق الٰہی مے شمارند بلکہ بعضے از ایشاں با صور و ہیاکل و قبور و معابد و مسکن و مجالس آنہا افعالے کہ در مسجد و کعبہ برائے خدا باید کرد بعمل مے آرند مانند سر بر زمین نہادن و گرداگرد گشتن و دست بستہ بصورت استقبال قبلہ در نماز استادن حالانکہ ایں محبت ایشاں مقتضائے ایمان بخدا و برائے خدا نیست تا نزد خدا مفید افتد و رضامندی او بکار آید زیرا کہ ایں محبت از حد محبت مخلوق درگذاشتہ است و در ایمان لازم است کہ در محبت مخلوق و خالق فرق کردہ شود انتہی"

یعنی ساتھ ارواح انبیا اور اولیا اور عابدین اور زاہدین اور علماء کو بلا ملاحظہ علاقہ بندگی خدا کے ان کی محبوبیت بالاستقلال خدا کی محبت کے برابر کرتے ہیں اور نذریں و قربانیاں ان کے نام کی کرتے ہیں اور ان کے احکام کو بے تامل وحی الٰہی کے برابر شمار کرتے ہیں بلکہ بعض ان میں سے صورتوں اور شکلوں کے ساتھ اور قبروں اور معابد و مساکن کے ساتھ وہ افعال کرتے ہیں جو خدا کے لئے مسجد اور خانہ کعبہ میں کرنے چاہئیں جس طرح زمین پر سر رکھنا اور گرداگرد پھرنا اور دست بستہ بصورت استقبال قبلہ نماز میں کھڑا ہونا حالانکہ یہ محبت ان کی مقتضائے ایمان بخدا خدا کے واسطے نہیں ہے تاکہ خدا کے نزدیک مفید ہو اور اس کی رضامندی میں کام آوے اس واسطے کہ یہ محبت حد محبت مخلوق سے گذر گئی اور ایمان میں لازم ہے کہ محبت مخلوق اور خالق میں فرق کیا جاوے۔ انتہی"

اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ مکتوب ج ۳ صلہ میں فرماتے ہیں:۔

"ہرچند در ہیچ عبادت شرکت او تعالےٰ جائز نیست اما تخصیص صوم برائے اہتمام ایں عبادت و تاکید نفی شریک و آں عبادت کردہ است"

یعنی ہرچند کہ کسی عبادت میں شرکت حق تعالےٰ کے ساتھ جائز نہیں ہے لیکن تخصیص روزہ کی واسطے اہتمام اس عبادت کی غرض سے ہے اور تاکید نفی شریک کی اس عبادت کے لئے کرنا ہے"

پس صاحب تقویۃ الایمان مولانا شہید مرحوم کا کلام صریح آیات و احادیث مع تائیدات ائمہ علماء کرام کے واضح ہوا کہ بلا ریب جہلاء مسلمانان قبر پرستوں کے اعمال شرک میں داخل ہیں جن کی حمایت بطبع ذیوی مولوی نعیم الدین کو دامنگیر ہے۔ مزید تشریحات و تحقیقات قیام دست بستہ اور سجدہ و قعدہ اور طواف کی مولوی نعیم الدین کے صلہ کی بحث میں مفصل گزر چکی ہے۔ ناظرین اہل انصاف ملاحظہ فرمالیں۔

قولہ صفحہ ۱۵۳ لغایت ۱۵۴۔

"صاحب تقویۃ الایمان سجدہ کو مطلقاً شرک کہتا ہے اور ستم اس نے یہ کیا ہے کہ شرک مان کر پچھلی شریعتوں میں اس کے ثبوت کا قائل ہوا گویا اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے شرک کا حکم دیا اور انبیاء نے شرک کیا معاذ اللہ۔ اس کا یہ ملعون کفر تقویۃ الایمان کے صلہ میں ملاحظہ کیجئے۔ جو کوئی یہ بات کہے کہ اگلے دینوں میں کسی مخلوق کو بھی سجدہ کرتے تھے جیسے فرشتوں نے حضرت آدم کو کیا اور حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کریں تو کچھ مضائقہ نہیں سو یہ بات غلط ہے آدم کے وقت کے لوگ اپنی بہنوں سے نکاح کر لیتے تھے چاہئے یہ لوگ ایسی حجتیں لانے والے اپنی بہنوں سے نکاح کرلیں"

طرز گفتگو تو دیکھئے کتنا شریفانہ ہے خیر یہ تو ان کی تہذیب ہے۔ میں کہتا ہوں ہماری شریعتوں میں جائز نہ ہونا اور بات ہے۔ یقیناً ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہی سمجھ کر سجدہ کیا تھا کہ ہماری اس طرح کی تعظیم سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تو اسمٰعیل کے حکم سے یہ ان کا شرک ہوا معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے شرک کا حکم دیا۔ لعنت ہے اس عقیدہ ناپاک پر یہ ہے اسمٰعیلی شرک کی حقیقت جسکی دہائیہ نے پکار مچا رکھی ہے۔ اسمٰعیل صاحب نے اسی سلسلہ شرکیات میں کسی کے نام پر مال خرچ کرنا اور کسی کے نام کا روزہ رکھنا بھی شمار کیا ہے۔ دنیا میں ایسا کوئی مسلمان نہیں جو اتفاق یا روزے سے غیر خدا کی عبادت کا قصد کرتا ہو البتہ اموات کے ایصال ثواب کے لئے مال بھی خرچ کرتے ہیں، روزہ بھی رکھتے ہیں اور اس میں ان اموات کے نام بھی لیتے ہیں جیسے گیارھویں اور شاہ عبد الحق صاحب کا توشہ۔ ان بزرگوں کے نام لینے سے یہ مقصود ہے کہ اس عمل خیر کا ثواب ان کی ارواح کو پہنچایا جائے۔ حدیث سے ثابت ہے انہیں اسمٰعیل صاحب کی صراط مستقیم کے حوالہ سے صلہ میں نقل ہو چکیں۔ پھر اسی کو شرک بتانا خود اپنے اوپر شرک کا حکم کرنا ہے۔ اس کے بعد تقویۃ الایمان میں کسی کے گھر کی طرف دوڑ دوڑ

تبویب القرآن - ... (۴۹۹) قرآن کی مختلف آیات ...

سے قصد کر کے سفر کرنا شرک بتایا ہے شرک کے یہ تمام احکام امام الوہابیہ کے طبع زاد ہیں۔ شریعت نے ان میں کسی کو شرک نہ فرمایا۔ اب مرید پیر کے گھر جائے تو مشرک، طالب علم استاد کے مکان پر جائے تو مشرک۔ محدثین نے تو ایک ایک حدیث کے لئے اپنے اساتذہ کے مکانوں کی طرف بڑے بڑے سفر کئے ہیں خود صحابہ نے ایسے سفر فرمائے ہیں۔ اس بیدین کے شرک سے کوئی نہ بچیگا۔ دنیوی ضرورتوں کے لئے احباب سے ملنے اعزہ و اقارب کی زیارت کرنے شادیوں میں شریک ہونے تعزیت کرنے کے لئے لوگ رات دن دور دور کے سفر کرتے ہیں شریعت نے یہ سب سفر جائز فرمائے مگر تقویۃ الایمان کے حکم سے ساری دنیا مشرک تمام سفر شرک۔ نجدی کا بیٹا تو لندن ہو آیا نصاریٰ کے گھر کے قصد سے اس نے سفر کیا یہ کتنا ڈبل شرک ہوا۔ ملخصاً بلفظہ۔

اقول۔ سجدہ آدم علیہ السلام کی بحث و تحقیق کما حقہ مولوی نعیم الدین کے ص۱۰۹ کی بحث میں مفصل مدلل گذر چکی۔ درحقیقت سجدہ آدم کو نہ تھا بلکہ آدم کو قبلہ قرار دیکر حق تعالیٰ کو سجدہ تھا چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تفسیر فتح العزیز ا ص۲۱۲ میں فرماتے ہیں:-

"یعنی سجدہ کنید بسوئے آدم عزم بایں طریق کہ اورا قبلہ سجود گردانید تا دلیل باشد بر اطاعت شما احکام مارا"

"یعنی سجدہ کرو آدم علیہ السلام کی طرف اس طریق سے کہ ان کو قبلۂ سجود گردانو تا دلیل تمہاری اطاعت پر ہمارے احکام کی ہووے"

نیز مولوی نعیم الدین کے مستند اعلیٰ مولوی صاحب بریلوی کے ملفوظات حصہ چہارم حسینی پریس بریلی ۱۳۳۸ھ کے ص۳۴ میں مرقوم ہے:-

"آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام قبلہ تھے جیسے کعبہ قبلہ ہے اور سجدہ اللہ کو"

اور خود مولوی نعیم الدین نے ص۱۰۳ میں بحوالہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ

"یہود و نصاریٰ اپنے عالموں بزرگوں کو جو سجدہ کرتے تھے اور اس کو انبیاء علیہم السلام کی تحیۃ جانتے تھے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے اپنے انبیاء پر جھوٹ بولا"

نیز مولوی نعیم الدین نے ص۱۰۳ کے حاشیہ پر تفسیر فتح العزیز سے سنداً لکھا کہ

"تکریم و تحیۃ کے طور پر مانند سلام اور جھکنے کے تھا"

اور مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ فیضان رحمت ص۵۹ میں لکھا کہ

"اگر کسی فعل کو کوئی مسلمان کرے اور وہ فعل شارع نے کفار کے ساتھ مختص اور اس کو کفر اور شرک کی علامت قرار دیا ہو جیسے زنار یعنی جنیو پہننا اور بت کو سجدہ کرنا تو مسلمان بالاختیار ایسے فعل کرنے سے اسلام سے خارج ہوتا ہے اگرچہ احکام شرع مانے اور ان پر عمل بھی کرے چنانچہ شرح عقائد نسفی میں موجود ہے انتہی"

پس جبکہ خود مولوی نعیم الدین بحکم دروغ گو را حافظہ نباشد سجدہ بغیر اللہ کو مسلمانوں کے حق میں باوجود احکام شرع ماننے اور اس پر عمل کرنے کے اسلام سے خارج کر چکے تو پھر کیا آنا کافی ہے سے مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری کیا مولوی نعیم الدین کے نزدیک سجدہ صنم یعنی مورت اور سجدہ وثن یعنی بے مورت قبر وغیرہ میں کوئی فرق ہے جو سجدہ آدم پر قیاس باطل کر کے قبروں پر سجدہ کا حکم نکالا جاتا ہے جس کی نسبت شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر فتح العزیز ص۲۱۶ میں فرماتے ہیں:-

"پس ایں استدلال صحیح نیست۔ و ازیں جا معلوم شد کہ سجود بغیر اللہ را علامت کفر ساختہ اند" یعنی پس یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ اور اسی مقام سے معلوم ہوا کہ سجدہ لغیر اللہ کو علامت کفر قرار دیگئی ہے"

اسی وجہ سے مولانا شہید مرحوم نے نعیم الدین جیسے حجتی الامتی کے قیاس باطل پر کہ جیسے فرشتوں نے حضرت آدم کو کیا تو ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کریں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ جواب دیا کہ یہ بات غلط ہے آدم کے وقت کے لوگ اپنی بہنوں سے نکاح کر لیتے تھے ایسی حجتیں لانے والے اپنی بہنوں سے نکاح کر لیں۔ درحقیقت نہایت موزوں الزامی جواب ہے کیا بہنوں کے ساتھ شریعت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نکاح کو حلال جاننا کفر نہ ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی طرف سجدہ کا حکم خوشنودی باریتعالے تھا اس شریعت میں باعث غضب اور شرک و کفر ہے مولوی نعیم الدین کی طرز گفتگو تو دیکھئے کتنی جاہلانہ ہے کہ ہماری شریعتوں میں جائز نہ ہونا اور بات ہے۔ معلوم ہوا مولوی نعیم الدین کی کئی شریعتیں ہیں جبھی تو گور پرستوں کے لئے نئی شریعت گھڑ کر شریعت طاہرہ محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کیا جاتا ہے جس سے آیات و احادیث اور ائمہ کرام کی تکذیب کی جاتی ہے۔ لعنت ہے اس عقیدہ باطلہ پر۔

علیٰ ہذا کسی کے نام پر مال خرچ کرنا روزہ رکھنا جس طرح گیارھویں توشہ نذر و منت مراد نفع و ضرر کی توقع پر جہلا کرتے ہیں۔ اسی کو ص۹۸ میں مولوی نعیم الدین چڑھاوا کہتے ہیں۔ جسکو آیات و احادیث اور کلام ائمہ دین فقہاء، محدثین خصوصاً مولوی نعیم الدین کے مسلمہ بریلویان کفر و شرک واہیات و خرافات جاہلانہ حماقات و بطالات باعث زوال ایمان بتاتے ہیں۔ دیکھو تفصیل مولوی نعیم الدین کے ص۹۸ کے جواب میں جسکو فریب دہی سے ایصال ثواب بتا کر کفر و شرک میں لوگوں کو مبتلا کیا جاتا ہے۔

علیٰ ہذا تقرب غیر اللہ کے قصد سے نذر و منت چڑھانے کو یا قبروں کی زیارت کرنے کو شقتیں اٹھا کر دور دراز کا سفر کر کے جس طرح بیت اللہ کا سفر عبادتاً و تقرباً حصول برکت کیلئے کیا جاتا ہے تو ممنوع اور داخل شرک

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۱۵۲ } ایک جدید قاعدہ صلوٰۃ کا بعد ہر اذان شروع ہوا ہے جو ایک شخص دیر تک چیختا رہتا ہے۔ سنتیں پڑھنے والوں کی نماز میں خلل آتا ہے کیا جدید صلوٰۃ از روئے شرع جائز ہے یا ناجائز حوالہ قرآن و حدیث ضرور ہو۔ کیا ایسی مسجد میں نماز پڑھے یا نہیں؟ امران اللہ طالب علم ۹ کلاس او جھیانی ضلع بدایوں)

ج ۱۵۲ } ناجائز ہے اور اس کے عدم جواز کی دلیل اتنی ہی کافی ہے کہ زمانہ رسالت یا خلافت میں اس کا رواج نہ تھا۔

س ۱۵۳ } جھوٹ بولنا اور پالیسی کرنا اور اپنا کام نکال لینا بہ نسبت اس کے کہ سچ بولے اور کام نہ بنے اور اپنے لئے خطرہ ہو اور رقیب پیدا ہوں اس صورت میں سچ بول کر اپنے لئے خطرہ میں ڈالنا ٹھیک ہے یا جھوٹ بول کر کام نکال لینا اچھا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۵۳ } جھوٹ کسی حال میں اچھا نہیں حدیث شریف میں ہے۔ لا یصلح الکذب جداً ولا ھزلاً۔

س ۱۵۴ } جس کے ساتھ بھلائی کرو وہ برائی کرتا ہے۔ کیا برائی کا بدلہ برائی سے دینا چاہئے از روئے قرآن و حدیث تحریر فرمائیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۵۴ } برائی کا بدلہ برائی سے دینا جائز ہے مگر نیکی سے دینا افضل اور اعلیٰ ہے۔ ویدرءون بالحسنۃ السیئۃ۔ کامل مسلمانوں کا طریق یہ ہے کہ وہ برائی کو نیکی سے دور کرتے ہیں۔ (۳، ۲ داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۵ } مشکوٰۃ میں جو حدیث حضرت عمرؓ سے روایت آئی ہے کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی اقتدا کرو گے ہدایت والے ہو جاؤ گے۔ یہ حدیث صحیح ہے یا غیر صحیح ہے۔ (اے۔ ای۔ چھپیل صفائی ٹون از دقہ)

ج ۱۵۵ } یہ روایت صحیح نہیں۔ حافظ ابن قیم کئی طرق نقل کر کے لکھتے ہیں۔ لا یثبت شئی منھا (کوئی روایت ثابت نہیں) آگے لکھا ہے۔ فھذا الکلام لا یصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اعلام الموقعین ص ۲۳۶ ج ۱)

س ۱۵۶ } تعمیر مساجد مد زکوٰۃ سے اور پنچایتی جرمانوں سے اور بیت المال کی رقم سے (جس میں ہر قسم کا یعنی زکوٰۃ، فطرہ، جرمانہ وغیرہ کا روپیہ ہوتا ہے) اور اعانت مشرکین سے جائز ہے یا نہیں؟ (عقیل مثنوی)

ج ۱۵۶ } جائز ہے آیت مصارف زکوٰۃ میں جو فی سبیل اللہ ایک مصرف ہے وہ ہر کار خیر کو شامل ہے۔

س ۱۵۷ } مجوزین سود پوسٹ آفس وغیرہ کی قطعی دلیل کیا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۷ } بنک کے نفع نقصان میں شرکت ہوتی ہے۔ مجوزین کی یہی دلیل ہے۔

س ۱۵۸ } معانقہ مسنونہ حدیث سے کس طرح ثابت ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۸ } معانقہ عنق سے ہے۔ عنق گردن کو کہتے ہیں۔ یعنی ایسی طرح سے ملنا کہ گردنیں دونوں کی مل جائیں۔ اللہ اعلم۔ (۱۰، روا خل غریب فنڈ)

س ۱۵۹ } آیت انما الصدقات للفقراء الخ میں فی سبیل اللہ میں زکوٰۃ کا مصرف مسجد ہو سکتی ہے یا نہیں۔ یعنی مسجد میں زکوٰۃ کا مال لگایا جا سکتا ہے یا نہیں۔ مفسرین فی سبیل اللہ کے تحت میں جو جہاد نقل کرتے ہیں اس کی اصل کیا ہے۔ فقہاء حنفیہ مال زکوٰۃ مسجد میں لگانا ناجائز قرار دیتے ہیں۔ آیا اس کے خلاف کوئی حدیث وارد ہے یا نہیں۔ ثبوت دلیل کے ساتھ ہو۔ (حاجی عبداللہ محمد خیر از ٹانڈہ ضلع فیض آباد)

ج ۱۵۹ } حنفیہ کرام اور محدثین عظام میں اس آیت کے متعلق بناء اختلاف یہ ہے کہ للفقراء وغیرہ میں لام تملیک ہے یا لام انتفاع۔ حنفیہ لام تملیک کے قائل ہیں محدثین لام انتفاع کے۔ لام تملیک کے مطابق یہ معنے ہیں کہ مال زکوٰۃ فقراء اور مساکین کی ملک ہے اس لئے حنفیہ کہتے ہیں جب تک ملک نہ ہو زکوٰۃ جائز نہیں۔ محدثین کے اصول کے مطابق معنے آیت کے یہ ہیں کہ زکوٰۃ فقراء کے فائدے کے لئے ہے ملک کر ہو یا وقف ہے۔ لام انتفاع کی مثال خَلَقَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (قرآن) یعنی خدا نے تمہارے فائدے کیلئے سب کچھ پیدا کیا۔ فی سبیل اللہ کے مصرف سے بعض محدثین نے ہر نیک کام مراد لیا جیسا کہ قرآن و حدیث کا محاورہ ہے۔ جن بزرگوں نے اس سے جہادی ضروریات مراد لی ہیں وہ بھی اس لئے لی ہیں کہ جہاد بھی ایک کار خیر بلکہ اعلےٰ کار خیر ہے۔ مسجد کی تعمیر یا مرمت بھی کار خیر ہے۔ اس لئے اس میں بھی مال زکوٰۃ لگانا جائز ہے۔ اسی اختلاف پر یہ نتیجہ متفرع ہے کہ مدارس دینیہ میں جو زکوٰۃ آئے اس کو خاص مساکین طلباء کی حاجات میں صرف کر کے ان کو مالک کیا جائے یا مدرسین کی تنخواہ میں بھی دی جائے۔ حنفیہ کرام اپنے اصول کے ماتحت ناجواز کا فتوےٰ دیتے ہیں کیونکہ مساکین طلباء کی ملک میں نہیں دی گئی محدثین اپنے اصول کے ماتحت جائز کہتے ہیں کیونکہ مساکین طلباء کے فائدہ میں خرچی گئی ہے۔ خاکسار محدثین سے متفق ہے۔ اللہ اعلم

فتاویٰ نذیریہ { مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ۔ اس کتاب میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن و حدیث کے درج ہے۔ اس کی قیمت پہلے پانچ روپے تھی مگر اب ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

متفرقات

الاثمار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ مئوی - سائز ۲۶×۲۰ - ضخامت ۱۵۴ صفحات - قیمت ۸ر ملنے کا پتہ :-

(۱) سیکرٹری انجمن اہل حدیث دارانگر بنارس شہر۔

(۲) دفتر اہلحدیث امرتسر۔

اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک طلاق ہی ہوتی ہے۔ مخالفین نے اس کی تردید میں ایک رسالہ اعلام المرفوعہ شائع کیا۔ جس میں تین طلاقیں ہی ثابت کیں۔ خدا جزاء خیر دے مولانا عبداللہ صاحب موصوف کو کہ انہوں نے رسالہ زیر تبصرہ میں مخالفین کی تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کیا کہ وہ طلاق واحد ہی ہوگی یہ کتاب حال ہی میں ثنائی برقی پریس امرتسر میں طبع ہوئی ہے اور اپنے موضوع پر لاجواب ہے۔

تکمیل تقریظ اہلحدیث مورخہ ۲۸ جون ۳۵ء پر رادھا سوامی مت کے پیشوا صاحب جی مہاراج کی کتاب یتھارتھ پرکاش پر تنقید کر کے اس کی قیمت ۲؎ (دو روپے) لکھی گئی تھی۔ شائقین مطلع رہیں کہ یہ قیمت صرف حصہ سوم کی ہے۔ کتاب ہذا کا حصہ اول و دوم اس سے پہلے اکٹھا شائع ہو چکا ہے اس کی قیمت بھی دو روپے ہے۔ پس مکمل کتاب (ہر سہ حصہ) کی قیمت للعہ (چار روپے) علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ (منیجر)

وی پی بھیجے گئے اہلحدیث ۲۸ جون ۳۵ء مندرجہ ذیل خریداروں کو بذریعہ وی پی ارسال کیا گیا ہے کیونکہ ان کی قیمت ماہ جون میں ختم تھی جس کی اطلاع اہلحدیث ۳۱ مئی و ۲۱ جون میں کی گئی تھی۔ قیمت اخبار مہلت یا انکار وغیرہ کی اطلاع موصول نہ ہونے پر اخبار وی پی بھیجا گیا اگر کسی صاحب کا وی پی کسی وجہ سے واپس آجائے تو وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں کر وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔

۵۶۷- ۱۶۷۵- ۳۵۴۷- ۴۳۰۶- ۵۵۳۷-
۵۴۳۸- ۵۷۱۲- ۵۸۸۶- ۶۴۹۳- ۹۰۳۹-
۹۸۹۹- ۹۹۳۰- ۹۹۴۹- ۱۰۳۰۷- ۱۰۳۰۹
۱۰۴۴۶- ۱۰۴۶۸- ۱۰۹۵۲- ۱۰۹۵۳- ۱۰۹۶۱-
۱۱۱۸۷- ۱۱۳۰۲- ۱۱۳۱۰- ۱۱۳۱۶- ۱۱۳۵۴-
۱۱۴۰۸- ۱۱۴۱۷- ۱۱۴۲۰- ۱۱۴۳۳- ۱۱۵۵۱-
۱۱۶۴۱- ۱۱۶۴۸- ۱۱۶۵۱- ۱۱۶۷۱- ۱۱۶۷۷-
۱۱۶۷۹- ۱۱۶۸۶- ۱۱۷۷۶- ۱۱۷۷۸- ۱۱۷۸۹-
۱۱۷۹۵-

حساب دوستاں ماہ جولائی میں جن خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہے ان کے نمبر خریداری مع اسماء گرامی اہلحدیث ۲۸ جون ۳۵ء پر درج کر دیئے گئے تھے۔ امید ہے سب حضرات نے ملاحظہ فرمائے ہونگے۔ بہتر صورت یہی ہے کہ قیمت اخبار للعہ سالانہ یا ۱۲ششماہی) بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں اور دفتر کو وی پی بھیجنے کی تکلیف نہ دیں۔ (کیونکہ واپسی سے فیس رجسٹریشن کا بہت نقصان ہوتا ہے) اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی جلد از جلد دفتر میں اطلاع بھیجدیں ورنہ ۲۶ جولائی کا پرچہ مجبوراً وی پی کیا جائے گا۔

مولوی عبدالغفور صاحب غزنوی امرتسر کے خاندان غزنویہ کے آخری چراغ مولوی عبدالغفور غزنوی ۲۸ جون کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ غفر اللہ لہ۔

خانگی کیفیت عزیز عطاء اللہ کی بیماری میں ایک نفس جدیدہ (دختر) اس کے گھر میں پیدا ہوئی تھی۔ جو لڑکیوں میں چوتھی اور تمام اولاد میں آٹھویں تھی۔ دو مہینے زندہ رہکر ۲۸ جون جمعہ کے روز انتقال کر گئی۔ انا للہ۔ (ابوالوفاء)

پانچ روپیہ انعام مسمی عبدالحکیم عمر تقریباً ۱۶ سال رنگ سیاہی مائل، سامنے کا بالائی دانت ٹوٹا ہوا، دائیں آنکھ کے قریب زخم کا داغ، ساکن مڈھ رانجھہ ضلع سرگودھا ایک سائیکل ونیکس جس کے ایک ڈنڈے پر انگریزی حروف میں مالک کا نام Abdul Karim لکھا ہوا ہے چوری کر کے لے گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ گرفتار کر کے فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے۔ مبلغ ۵؎ انعام دیا جائے گا۔ (ایم۔ اے حکیم ہیڈ مشن سکول ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

انجمن محمدیہ اشاعت اسلام الہ آباد کا ساتواں سالانہ جلسہ ۸-۹ جون ۳۵ء کو زیر صدارت جناب عبدالرب صاحب وکیل ہوا۔ مولانا محمد یوسف صاحب مدیر اہل الذکر "فیض آبادی" نے اسلام اور دیگر مذاہب پر تقریر فرمائی۔ جس میں عیسائیوں اور آریوں کو رفع شکوک کا موقع دیا گیا۔ عیسائیوں کی طرف سے ایم بشیر خان صدر انجمن بشارۃ المسیحیت نے مولانا سے سوالات کئے جن کے نہایت معقول جوابات دیئے گئے بعدہٗ مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی نے تقریر فرمائی۔ توحید و سنت کی خوب اشاعت ہوئی۔ (سیکرٹری)

ایک مبارک تحریک الحمد للہ! انجمن اہلحدیث لاہور نے بہت جلد ایک ماہانہ تبلیغی رسالہ بزبان انگریزی جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں کتاب و سنت کی اشاعت، مذاہب باطلہ کی تردید احسن طریق میں کی جائے گی۔ اہل حدیث انجمنیں خصوصاً اور اہل اسلام عموماً ابتدائی مصارف سے بے نیاز کرنے کے علاوہ ہمیں اس قابل بنا دیں کہ زیادہ سے زیادہ لائبریریوں اور غیر مسلم حضرات کے ہاتھوں میں مفت پہنچا سکیں۔ نیز اہل حدیث اہل قلم حضرات بھی قلمی معاونت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں (سکرٹری انجمن اہل حدیث برانڈرتھ روڈ لاہور)

اہلحدیث تحریک بہت مبارک ہے احباب کرام ضرور توجہ کریں۔

(۳) اتفاق عرب، اسلام، بخیٰ و دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا (۴) مصنفہ مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی قیمت ۳ر (ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث)

ملکی مطلع

حجاز، نجد اور یورپ
معاصر "سیاست" کی دور اندیشی
یا
بدگمانی اور سوء ظنی

وقائع نگار کو وقائع نگار اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ واقعات اور واقعات سے نتائج اخذ کر کے پبلک کے سامنے لاتا ہے۔ اگر واقعات نہیں لکھتا بلکہ محض اپنے جذبات اور خواہشات کو جامۂ واقعات پہنا کر پبلک کے سامنے پیش کرتا ہے تو وہ وقائع نگار نہیں بلکہ شاعرانہ رنگ میں مضمون نگار ہے۔

ہمارا معزز معاصر سیاست لاہور جلالۃ الملک اور آپ کی حکومت کا سخت ترین مخالف ہے مگر بنائے مخالفت ایسی بتاتا ہے کہ اگر وہ واقعات کی قسم سے ہو تو ہم خود اور ہمارے جملہ ناظرین سیاست کے ہم رائے ہو جائیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں اور ناظرین کو دکھاتے ہیں کہ سیاست کی وجۂ مخالفت واقعات پر مبنی نہیں بلکہ شاعرانہ تخیل کی قسم سے ہے۔ گذشتہ نمبروں کے علاوہ ناظرین ذیل کا اقتباس پڑھیں۔ معاصر "سیاست" لکھتا ہے:۔

"جن لوگوں نے حجاز مقدس کا سفر کیا ہے۔ جانتے ہیں کہ ملک الحجاز کی ہستی اور طاقت کیا ہے۔ کسی حکومت کی سب سے بڑی طاقت خود اس کی رعایا ہے۔ حجاز پر اقتدار سلطان نجد کا جو حال ہے وہ کھلی آنکھ سے نظر آ رہا ہے کہ نجد کے قبائل جنگجو دختہ اور غدغد ایک بغاوت میں خود حکومت نجد کے ہاتھوں فنا ہو چکے ہیں۔ جدہ سے مدینہ منورہ تک تمام راہ میں قبائل حجاز کے لڑکوں اور بوڑھوں کے سوا کوئی جوان نظر نہیں آتا۔ (الا ماشاء اللہ) حکومت کے انتظام امن راہ نے سب جوانوں کا خاتمہ کر دیا۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں کچھ مبالغہ ہو مگر اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حجاز میں حکومت ملک الحجاز صرف جسموں پر ہے نہ کہ قلوب پر۔ اہل حجاز کعبہ کا پردہ پکڑ پکڑ کر دعائیں کرتے ہیں کہ الٰہی اس فاقہ کشی سے تو بہتر یہ ہے کہ مرگ ناگہاں بھیج دے۔ عیاذاً باللہ۔

سلطان ابن سعود کو اس کا تو احساس ہے کہ صحرائے نجد کی غربت نے حجاز میں آ کر ان کے لئے ثروت وغنا سے اپنے آپ کو بدل لیا ہے مگر اس کا احساس نہیں کہ اس سلطانی ثروت وغنا نے اہل حجاز کے کس فقر فاقہ کے بعد اپنی ہستی کو پیدا کیا ہے۔

پس جس حکومت کی بنیاد ایسی کمزور ہو اگر وہ ہاتھیوں سے گنے کھانے کا ارادہ کرے اور مغربی ڈپلومیسی سے معاملات کرنے کا اقدام کرے تو یہ خوف بے جا نہ ہوگا کہ اس پردہ میں کہیں احترام و صیانت حجاز کا نیلام نہ ہو رہا ہو۔ خاکم بدہن کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے اقتدار کے لئے احترام حجاز مقدس کے خلاف کوئی سودا کر لیا جائے۔"

(سیاست ۲۹ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

ناظرین! بغور ملاحظہ فرمائیں کہ اس اقتباس میں کوئی ایک واقعہ بھی ہے۔ حکومت نجدیہ جب حجاز میں آئی تو حجاز فقر و فاقہ سے اتنا تنگ تھا کہ جتنا کہ آج کل اہل کوئٹہ ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ۔ سلطان ابن سعود نجد سے اونٹوں پر کھجوریں اور دیگر اشیائے خوردنی لائے تو اہل حجاز تباہی سے بچے۔ اہل حجاز کے فقر و فاقہ کا ثبوت خود اس سے ہوتا ہے کہ جناب سید حبیب صاحب اڈیٹر "سیاست" ہندوستان سے بہت سا غلہ لیکر بغرض تقسیم حجاز میں پہنچے تھے۔ یہ فقرہ بھی نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک واقف حال کی سمجھ سے بالاتر ہے کہ

حکومت (نجدیہ) کے انتظام امن راہ نے
سب جوانوں کا خاتمہ کر دیا۔

یہ فقرہ بھی واقعہ نہیں بلکہ محض شاعرانہ خیال ہے۔ شاعرانہ خیال اور واقعہ میں تمیز کرانے کے لئے ہم ایک شعر نقل کرتے ہیں۔ ایک شاعر اپنے معشوق کی جفا کاری اور ستم شعاری بتاتا ہوا لکھتا ہے

ہزاروں دل مسل کر پاؤں کے تلووں سے یوں بولے
لو پہچانو تمہارا ان دلوں میں کونسا دل ہے

واقعات کے لحاظ سے نہ یہ واقعہ ہوا نہ ہزاروں دلوں کو مسلا نہ یہ بات کہی گئی۔ مگر شاعرانہ نکتہ نگاہ سے یہ سب کچھ ہوا۔ ہمارے معزز معاصر سیاست کی نثر بھی ایسی ہی نظم کے مشابہ ہے۔ بایں ہمہ وہ اپنے شاعرانہ تخیلات کی سرخی کیسی دلچسپ رکھتے ہیں یعنی

حضرت مولانا ثناء اللہ کے لئے سرمۂ چشم عبرت

ہم اپنے معاصر سے ایک ہی سوال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس کا شافی جواب دیں گے۔

سوال | (بقول آپ کے) حکومت نجدیہ کمزور ہے۔ (۲) حکومت کا اثر دلوں پر نہیں۔ (۳) حکومت سے سب بیزار ہیں وغیرہ۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے حکومت نے جس اصلاح کو جاری کرنا چاہا کوئی امر اسے مانع ہوا؟ مثلاً

قبوں کو توڑنا۔ حدود شرعیہ کا جاری کرنا

ہم سردست اپنی نظر کو انہی دو امور پر محدود رکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ حکومت نجدیہ ان اہم اور مشکل اصلاحات کے اجراء میں کامیاب ہوئی یا نہیں۔ ساتھ ہی اس کے اس امر پر بھی غور کیجئے کہ اس کمزور حکومت نے اپنی کمزور جنگی طاقت سے اندرونی فسادات کو کیسے مٹایا اور اثنائے جنگ میں حکومت یمن کو کس طرح نیچا دکھایا حالانکہ ہر مخالف کام میں حکومت نجدیہ کو نیچا دکھانے کے لئے تمام دشمنوں کی طرف سے دعاؤں کی بھرمار ہو رہی تھی۔ پھر کیا ہوا؟ اور آپ لوگوں نے ان واقعات سے کیا سبق حاصل

صدر حال۔ قرار الطاف حسین حالی کا نمبر (۴۰۳) تصنیف۔ نمبر ۱۲ رنجوم المجاہد امرتسر

کیا۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے آپ لوگوں نے یہ سبق حاصل کیا ہوگا کہ آیندہ کو بجائے حکومت نجدیہ کے لئے ترقی اور فلاح کی دعا کیا کریں۔ کوئی شخص اس تبدیلی کی وجہ پوچھے تو استاد مومن خان کا شعر سنا دیا کریں ؎

مانگا کرینگے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

پنجاب کے دو تاریخی مقدمات

عرصہ بیس سال سے زیادہ ہوا ہوگا کہ آریوں کے اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر میں لالہ منشی رام (سوامی شردھانند) کے قلم سے ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں اخبار عام لاہور کے اڈیٹر (پنڈت گوپی ناتھ) کو گنگا جمنی پنڈت لکھا تھا۔ پنڈت صاحب موصوف نے تعزیرات ہند کی دفعہ پانسو۵۰۰ کے ماتحت توہین عزت کا استغاثہ کیا آریوں کی طرف سے پنڈت جی کے برخلاف ایسے ثبوت پیش ہوئے کہ مجسٹریٹ نے مستغیث کے حق میں ان الفاظ سے زیادہ وزن دار الفاظ لکھے جو ملزم کے قلم سے نکلے تھے۔ کیونکہ آریوں نے یہاں تک ثبوت دیا تھا کہ پنڈت جی نے گائے کا گوشت بھی نوش فرمایا ہے۔ آریوں نے اس فیصلے کو اپنی تاریخی فتح جان کر بصورت ٹریکٹ ہزارہا کی تعداد میں شائع کیا تھا۔

دوسرا مقدمہ قادیانی کیس ہے جو سرکار نے مولوی عطاءاللہ شاہ صاحب پر دائر کیا تھا۔ جس کا فیصلہ اخباروں میں بڑی دھوم دھام سے شائع ہوتا رہا ہے۔ اس مقدمہ میں بھی بہت سے مخفی راز آشکارا ہوئے ہیں اگر پنڈت جی کے گائے کھانے کا راز منکشف ہوا تھا تو مرزا صاحب قادیانی کے شراب منگانے کا ثبوت ہوا۔ اسیطرح دوسرے امور مخفیہ منصۂ ظہور پر آگئے ہیں، قادیانی خلیفہ کہتا ہے کہ یہ مقدمہ حکومت نے ہمارے مفید مطلب جان کر نہیں چلایا بلکہ ہمارے مفاد کے خلاف چلایا۔ یہ تو حکومت جانے اس نے کس نیت سے چلایا۔ مگر قادیانی خلیفہ صاحب کے مریدوں میں سے ایسے گواہ بھی گذرے تھے جنہوں نے بڑے جوش سے کہا تھا کہ میں اگر جلسے میں ہوتا تو عطاءاللہ شاہ کی تقریر سُن کر مرجاتا یا مار دیتا۔ اس قسم کی شہادتوں سے مقدمہ کو قوت دینا مقصود تھا۔ پھر یہ کیونکر مانا جائے کہ قادیانیوں نے مقدمہ کی پیروی نہیں کی۔

پس یہ مقدمہ بھی امت مرزا کے حق میں اسی طرح مفید مطلب ثابت ہوا جس طرح لالہ منشی رام والا مقدمہ پنڈت گوپی ناتھ کے لئے مفید ہوا تھا۔

خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

اس لئے پنجاب کے یہ دونوں تاریخی مقدمے یاد رکھنے کے قابل ہیں ؞

تازہ ہوا اور روشنی
تپدق کا بہترین علاج ہے

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تپدق ایک نہایت ہی خطرناک اور مہلک مرض ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہزاروں گھروں میں اس کا انسداد کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ امر نہایت حوصلہ افزا ہے کہ اس ملک میں بھی لوگ اس موذی مرض کے خدشات سے واقف ہو رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہوا اور روشنی کے ناقص انتظامات اور مضر صحت حالات کے باعث ہزاروں اشخاص اس مرض کا شکار ہو رہے ہیں۔ البتہ پنجاب میں تحریک اصلاح دیہات کی بدولت حالات بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں روشندان لگائے جا رہے ہیں۔ صرف ایک ضلع یعنی فیروزپور کو لیجئے یہاں گذشتہ سال میں ان مکانوں کے اندر جو دیہاتی رقبوں میں واقع ہیں دو لاکھ سے زیادہ روشندان لگائے گئے۔ کھاد کے گڑھے بھی دیہاتی زندگی کا ایک باقاعدہ جزو بن رہے ہیں۔ ان گڑھوں میں تمام کوڑا کرکٹ وغیرہ ڈالا جاتا ہے۔ اور جب وہ پک جاتا ہے تو نہایت ہی عمدہ کھاد کا کام دیتا ہے۔ دیہات سدھار تحریک کے پیشوا مسٹر برین کے قول کے مطابق صوبہ کے متعدد اضلاع میں اس نئی تہذیب کی روشنی پہنچ گئی ہے۔ اور اگر لوگ اس میں اسی طرح پر دلچسپی لیتے رہے تو ایک وقت ایسا آئے گا جبکہ تپدق جیسے امراض جو مضر صحت حالات اور تازہ ہوا اور روشنی کی عدم موجودگی کے باعث پیدا ہوتے ہیں پنجاب میں نیست و نابود ہو جائیں گے یہ امر نہائت خوش قسمتی کا باعث ہے کہ اس صوبہ کے باشندے اب اس تحریک میں بیش از بیش دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور انہیں تپ دق اور سرسام کے انسداد اور اپنی صحت کو بہتر بنانے کے لئے اپنے مکانوں میں ہوا اور روشنی کی ضرورت کا بخوبی احساس ہو گیا ہے۔

لاہور ۲۸۔ جون ۱۹۳۵ء

مسلمانوں کا دور جدید
اور
ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاورٹ کی نیو ورلڈ آف اسلام" کا اُردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ مرتبہ مؤلفہ ملک عبدالقیوم صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لاء سائز ۲۰x۲۶ ۔ ضخامت ۳۰۰ صفحات۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ (عہ) علاوہ محصولڈاک منگانے کا پتہ:-

منیجر اہلحدیث امرتسر

آج کل

آج کل ۲/۳ یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ (عہ) محصول ۵/

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸/ محصول ۵/

ملنے کا پتہ:- **اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰۵/۹ امرت سر**

اکسیر بدن

۱/۳

ہر قسم کی کھانسی کا جادو اثر علاج

تپ دق کے مریضوں کو اور اُن بیماروں کو جو دمہ۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ اور خشک کھانسی میں مبتلا ہوں۔ اُن کو فوراً آرام پہنچاتی ہے۔ یہ

پھیپھڑوں کی ٹانک بھی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) نصف شیشی ۱۲/

ملنے کا پتہ:- **مینیجر امرت دھارا ۲۳ لاہور**

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے۔ اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ۵/

پتہ:- **ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ**

(۵)

حالات مرزا

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

۱/۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵/ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۸/ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) **محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر**

سرمہ نور العین

۱/

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

ضرورت ہے

۲/۱۲

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ و کل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔ (مینیجر)

شہادۃ القرآن

مصنفہ مولانا ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ "توفی" کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان آیات کا جواب ہے جو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں اپنے دعویٰ پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ حصہ اول عہ۔ دوم عہ۔ **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

مومیائی ۳۹/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے
بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے
اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے
.... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے
دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنی کرشمہ ہے۔ چوٹ
لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف
ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو
یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا
کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔
ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت (۷۰۶)
فی چھٹانک ۱۲/۔ آدھ پاؤ ۱/۳ پاؤ بھر ۶/۔ مع
محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

ایک صاحب از ضلع ہوگلی۔ میں نے آپ سے
ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ خدا نے بہت
فائدہ عطا کیا۔ ایک چھٹانک اوتمھانی خان کے
نام وی۔ پی بھیجدیں" (۷۔ مئی ۱۹۳۵ء)
جناب عنایت اللہ صاحب جیاری۔ ایک مرتبہ
ماہ مارچ میں ہم نے آپ سے مومیائی منگائی تھی۔
اس سے ہم کو فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک اور
وی پی بھیجدیں" (۱۳۔ مئی ۱۹۳۵ء)
جناب ایم۔ اے۔ حق صاحب کلکتہ "آپکی مومیائی
پیشتر خاکسار منگا کر استعمال کرچکا ہے۔ مفید پائی اب
آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں" (۲۳۔ مئی ۱۹۳۵ء)
پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ۱۴/۵۰

سیاہ وسفید رجسٹرڈ ۱۶۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر وبنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ
کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں
فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں
سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھوبے، اکرے، انک
جینی، پرانی لالی، جالا، پھلی، چھڑنا، خونہ ایسے سخت
امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم
ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور
کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا نگہبان
ہے نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ
عہ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ۲ تولہ
سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں وبیش قیمت ادویات
سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عـہ روپیہ تولہ
(منگوانے کا پتہ)
منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

تمام دنیا میں بے مثل ۳۷/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ
کیفیت اس اخبار میں ایک سال
چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

تجرید البخاری

علامہ زبیدی نے صحیح بخاری کی تمام مکررات
احادیث کو حذف کرکے بقیہ تمام احادیث بہت
کے خیال سے یکجا جمع کی تھیں۔ مولانا محمد حیات
صاحب سنبھلی نے سلیس اردو میں اس کا ترجمہ
کیا ہے۔ اول ۷۰ صفحات کا مقدمہ ہے جس میں
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور راویوں کی مختصر سوانحعمری
و دیگر ضروری امور درج ہیں۔ ۲۰ صفحات کی
فہرست مضامین ہے۔ ایک کالم میں عربی اور
دوسرے کالم میں ترجمہ ہے۔ نہایت مفید وبابرکت
کتاب ہے۔ اس کتاب کا ہر ایک اہل حدیث گھر
میں رہنا اشد ضروری ہے۔ قیمت چھ روپے

شان قرآن

رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید دوبندی
فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور
نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے
کی پر زور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں۔ اس کا
اردو ترجمہ بھی ایسا عام فہم اور سلیس ہے کہ معمولی
اردو خوان بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ
حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت صرف ۵/

اسلامی پردہ

اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے
بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے اور مخالفین
پردہ کو دندان شکن جوابات دئیے گئے ہیں
اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لیگا اُسے
ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لابدی
چیز ہے۔ قیمت ۴/

ترکان احرار

اس کتاب میں ترک قوم کے مجاہدانہ وغازیانہ
سبق آموز کارنامے درج ہیں۔ غازی کمال پاشا
انور پاشا کے علاوہ سترہ دیگر معزز ترک جرنیلوں
اور نامور ترک خواتین کے سوانح حیات لکھے گئے
ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲/
منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے عربی رسائل کے اردو تراجم

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان } ترجمہ اُردو مع متن عربی۔ اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب اصلی اور نقلی اولیاء مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں، اور اصلی واصلین حق کی کرامات میں فرق بتایا گیا ہے۔ مکاروں کے بیشمار سربستہ رازوں کا پردہ فاش کیا گیا ہے۔ با اخلاص اولیاء اللہ حضرت جنیدؒ، حضرت بایزید بسطامیؒ، حضرت ابوسفیان دارانیؒ وغیرہ کی تعریف کی گئی ہے اور اس ضمن میں امام ابن تیمیہؒ نے قرآن و حدیث کے اہم مطالب کی تفسیر بھی کر دی ہے۔ مثلاً معجزات و کرامات، معیار نبوت، عبد و رسول اور ملک و نبی میں افضل کون ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پہلے سے کیونکر افضل ہے۔ قیمت ۱۲؍

کتاب الوسیلہ } اس میں محض لفظ وسیلہ ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول توحید پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قبر پرستی کے متعلق جھوٹی روایات و حکایات زیارۃ القبور مابدعیہ و شرکیہ وغیرہ افعال کی نسبت ائمہ اربعہ کے مسلک و مذاہب اور انکے اقوال اور قرآن سے استدلال کیا ہے۔ حجم ۲۸۴ صفحات۔ قیمت بلا جلد ۱؍ ۔ مجلد ۸؍

تفسیر سورہ اخلاص } جامع و مکمل تفسیر ہے۔ مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کو ایک تیغ برہنہ کا کام دے گی۔ اس کتاب کو رٹ کرنے کے بعد مناظر ہر جگہ فتح پانے کا اہل ہوگا۔ حجم ۲۱۲ صفحات۔ قیمت ۱؍ ۔

رحلت مصطفےٰ } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت و بعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ اور نصیحت آمیز پیرائے میں قلم بند کیا گیا ہے۔ ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ قیمت ۱۲؍

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید } مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ۔ امام صاحب نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنےٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ مسئلہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

اسوۂ حسنہ } زاد المعاد (ھدی الرسول) کا اردو ترجمہ جس میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، معاملات، عبادات اور غزوات کا مفصل تذکرہ موجود ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت بے جلد ۲؍ ۔ مجلد ۳؍ ۔

تفسیر آیۂ کریمہ } یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے۔ جسے حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کی تفسیر میں تمام مفسرین سے بے نیاز کر دیا ہے۔ سب سے اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اسکے بعد بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ افضل ترین دعا کونسی ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍

تصانیف حافظ عبدالرحمٰن امرتسری

سفرنامہ بلاد اسلامیہ } جس میں ملک مصر، روم اور شام کے باشندوں کے حالات و اطوار، طریق معاشرت، طرز تعلیم، مقامات قابل سیر خصوصاً ملکی اور فوجی حالت اور سلطان المعظم کے ترقیات تفصیلاً درج ہیں۔ قیمت ۱۲؍

کتاب الصرف } علم صرف کے ضروری مسائل میزان الصرف سے لیکر شافیہ تک، اردو میں بیان کر دیئے گئے ہیں طلباء کو بہت سہولت ہوگئی ہے۔ قیمت ۱۲؍

کتاب النحو } اس میں نحو کے تمام ضروری مسائل نحو میر سے لے کر تا ملا جامی صاحب نہایت وضاحت سے درج کر دیئے گئے ہیں ۸؍

عربی بول چال } عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ دو ہزار سے زائد الفاظ جدیدہ جو آج کل مصر و شام میں مستعمل ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲؍ حصہ دوم ۱۲؍

کشف المحجوب } اردو ترجمہ۔ یہ کتاب علم تصوف میں پنجاب کے مشہور و معروف بزرگ شیخ علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشان یادگار ہے۔ اس کی تعریف میں جناب کا اسم ہی کافی ضمانت ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲؍

غنیۃ الطالبین } شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مشہور کتاب غنیہ کا اردو ترجمہ۔ قیمت درجہ اول ۸؍ درجہ دوم ۱۲؍

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

فتوح الغیب، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تصنیف ہے۔ قیمت ۸؍ (مجلد) (۲۷)

تفسیر سورہ فلق والناس } (مع متن عربی) اس تفسیر میں امام صاحب موصوف نے پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جو لفظ غاسق۔ وقب۔ وسواس۔ رب، ملک، الٰہ کے متعلق ان کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت پُر زور استدلات سے راجح ترین قول کی تحقیق کی گئی ہے۔ آیہ من الجنۃ والناس کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ قیمت ۹ر

بندگی } ترجمہ رسالہ العبودیت۔ شیخ الاسلام نے اس کتاب میں یٰاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ کی نہائت جامع اور بسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قیمت ۶؎

ائمہ اسلام } اس میں امام ابن تیمیہ رح نے اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی نہائت عمدہ وجہ بیان کی ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

اصحاب صفہ } امام ابن تیمیہ کے عربی رسائل کا اُردو ترجمہ۔ جس میں محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے۔ مکہ شریف میں رہتے تھے یا مدینہ شریف میں اور ان کی بسر اوقات کس طرح ہوتی تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان کے مفصل حالات۔ قیمت ۱۰ر

العروۃ الوثقیٰ } ترجمہ "الواسطہ بین الحق والخلق" اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور کتاب و سنت کی رو سے اس کی حقیقت واضح فرمائی ہے جس میں شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

العقیدۃ الواسطیہ } (ترجمہ اُردو) یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے یعنی اللہ تعالٰے، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر، اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہیئے۔ اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ ضمن میں صفات الٰہیہ مثلاً استواری۔ نزول وغیرہ اور شفاعت رسول صلعم اور فضائل صحابہ اور دیگر مفید مضامین درج ہیں۔ قیمت ۶ر

زیارۃ القبور } (اُردو مع متن عربی) اس میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے جو لوگ قبروں پر جاکر مردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیری منت مانتے ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ گویا اہل بدعت کی تردید ہے۔ قیمت ۹ر

مجذوب } "الصوفیہ والفقراء" کا ترجمہ۔ اس کتاب میں مجذوب، مجنون اور ولی اللہ کی حقیقی شان و حیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا ہمارا در اصل نہایت یاس انگیز عملی انحطاط ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جو قوم پاگلوں کو ولی اللہ سمجھے اس پر فلاح و خیر کے دروازے کھلنا کس قدر محال ہے۔ قیمت ۴ر

تفسیر سورۃ الکوثر } اردو ترجمہ۔ از مولوی عبد الرزاق ملیح آبادی۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۴ر

مناظرہ ابن تیمیہ } بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں۔ اگر حق کا دعویٰ ہے تو ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ شیخ الاسلام نے یہ دونوں چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ تو د شیخ موصوف نے لکھا ہے۔ قیمت ۵ر

درجات الیقین } صوفیائے کرام کو خوشخبری ہو کہ قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین مذکور ہیں اس میں ان کی تفسیر ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۲ر

سیرۃ امام ابن تیمیہ رح } مصنفہ چودہری غلام رسول مہر چیف ایڈیٹر "انقلاب"۔ یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ولادت اور تعلیم تربیت۔ تحریک تجدید کے آغاز اور ابتلاء و مصیبتیں، جہاد بالسیف، مصر میں طلبی اور ابتلا کا دور، قیام دمشق قید اور وفات، عام اخلاق اور تصانیف، حضرت امام اور بعد کا دور۔ قابل دید کتاب ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۹ر

منگانے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد } مصنفہ مولانا حکیم ابویحیٰ محمد شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الیٰ آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے۔ اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

منگانے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**